رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیانے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

فہرست مضامین

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۲۹ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ و دوشنبہ | مطابق ۸ و ۱۱ ۔ رجب سنہ ۱۳۳۸ | نمبر ۷۴-۷۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۷ مارچ قریباً گیارہ بجے پٹھانکوٹ سے تشریف لے آئے ۔ بہت سے دوست حضور کو نہر پر جا کر ملے ۔ اور سلسلہ ملاقات قادیان تک چلا آیا ۔

حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے ۔ لیکن احباب دعاؤں میں مصروف رہیں ۔

۲۵ مارچ کو سکھوں سے باوا نانک رحمہ کے مسلمان ہونے پر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا کامیاب مباحثہ ہوا جس کی کسی قدر کارروائی اس اخبار میں شائع کیجاتی ہے اور باقی اگلے پرچہ میں ہوگی ۔ مباحثہ کے علاوہ جن ایام میں سکھوں کا جلسہ تھا ان میں متواتر تین چار روز بڑی مسجد کے قریب چوک میں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی ۔ اے ۔ شیخ محمد یوسف صاحب اور دیگر احباب کے لیکچر ہوتے رہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا عزم سیالکوٹ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۸ ۔ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو صبح کے وقت بٹالہ سے روانہ ہو کر اسی دن شام کو انشاء اللہ سیالکوٹ پہنچ جائینگے ۔ اور ۹ ۔ اپریل کو جمعہ کی نماز سیالکوٹ میں ادا فرمائیں گے ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ اپریل کو حضور کے دو لیکچر ہونگے ۔ پہلا لیکچر ۱۰ ۔ اپریل کو خصوصیت سے جماعت احمدیہ کے لئے ہوگا ۔ اور ۱۱ ۔ اپریل کو اتوار کے روز ایک عام لیکچر ہوگا جس کا مضمون یہ ہوگا کہ دنیا کا

آئندہ مذہب اسلام

ہے ۔

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

مدرسہ احمدیہ کی نئی سکیم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور بڑھتی ہوئی ضروریات نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ کو مدرسہ احمدیہ کی طرف سے خاص طور سے کھینچا ۔ کیونکہ پنجاب کے ہر ضلع اور ہندوستان کے ہر صوبہ سے احمدی علماء کی مانگ آرہی ہے ۔ اس کے علاوہ بصرہ و بغداد ۔ نائجیریا اور مصر ۔ ماریشس اور سیلون ۔ یورپ اور امریکہ ہر جگہ احمدی مبلغین کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے ۔ اور کام کرنیوالے آدمیوں کی اسقدر قلت ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں ۔ غیر ممالک سے لوگ قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آرہے ہیں ۔ اگر علماء کو یہاں کے کام پر لگایا جائے ۔ تو باہر کا کام رکتا نظر آتا ہے ۔ اور

اگر باہر بھیجا جائے۔ تو وہاں کے کاموں میں نقص پیدا ہوتے ہیں۔ غرض ان مشکلات کو دیکھ کر حضرت اقدس نے ماہ اگست ۱۹ء میں مندرجہ ذیل احباب کی ایک کمیٹی اس لئے مقرر کی تھی کہ وہ حضرت کی خدمت میں رپورٹ کرے کہ مدرسہ احمدیہ کی غرض کیا ہونی چاہیئے۔ اور اس کے موجود نصاب تعلیم میں کیا کیا نقائص ہیں۔ اور ان کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ اور آئندہ کن اصول پر مدرسہ کو چلایا جائے کہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی علمی ضروریات اس مدرسہ کے ذریعہ سے پوری ہو سکیں ؛

(۱) حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ پریزیڈنٹ کمیٹی
(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔
(۳) حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ افسر مدرسہ احمدیہ قادیان
(۴) ماسٹر محمد دین صاحب بی اے۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان
(۵) شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ مولوی فاضل۔
(۶) سید ولی اللہ شاہ صاحب۔
(۷) حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل۔
(۸) ماسٹر نواب دین صاحب بی اے۔ بی ٹی۔
(۹) مولوی عبد المغنی صاحب۔ ناظر بیت المال۔
(۱۰) رحیم بخش۔ سکرٹری

اب اس کمیٹی نے بڑے غور و خوض اور دن رات کی محنت کے بعد اپنی رپورٹ کو مکمل کر کے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا جسے حضور نے مزید غور کے لئے صدر انجمن میں بھیج دیا۔ اب وہاں سے پاس ہو کر آخری فیصلہ اور منظوری کے لئے یہ رپورٹ حضرت کی خدمت میں پیش کی گئی ہے جس پر حضور نے نہایت ضروری اور اہم اصلاحات کر کے اس سکیم کو صدر انجمن احمدیہ میں واپس بھیج دیا ہے۔ اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کو نظارت کے کام سے اس غرض کے لئے فارغ کر دیا ہے۔ اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کو ان کا نائب مقرر کیا گیا ؛

اُمید ہے۔ نئے سال سے مدرسہ کا رنگ پلٹ جائیگا اور انشاء اللہ اس کا وجود سلسلہ کے لئے بہت مفید اور بابرکت ثابت ہوگا ؛

خاکسار
رحیم بخش۔ سکرٹری کمیٹی۔

فوری ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ایماء مبارک سے روپیہ کی قلت اور اخراجات کی دقت اور روپیہ کی مزید ضروریات کے رفع کرنے کے لئے پانچ وفد مختلف مقامات پر ارسال کئے گئے ہیں۔ جہاں جہاں وفد نہیں گئے۔ وہاں احباب بطور خود بقایا چندہ کی وصولی میں سعی فرمائیں۔ اور معمولی چندوں کے بقائے اور مسجد احمدیہ لنڈن کے وعدے بہت جلد پورے کرنے کی کوشش فرمائیں ؛

وفد اول ضلع سیالکوٹ۔ مولوی حافظ روشن علی صاحب و چودہری نصر اللہ خان صاحب و مولوی چراغ الدین صاحب ؛

وفد دوم ضلع شاہ پور۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری و چودہری حاکم علی صاحب ؛

وفد سوم ضلع لائل پور۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب و حکیم احمد حسین صاحب دہلوی و چودہری عبد اللہ خان صاحب

وفد چہارم ضلع گوجرانوالہ و شیخوپورہ۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و حافظ جمال احمد صاحب و چودہری عنایت اللہ خان صاحب السپکٹر ننشنر ؛

وفد پنجم۔ ضلع جالندھر و ہوشیارپور۔ چودہری غلام احمد صاحب کریام۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مولوی فضل دین صاحب بنگہ۔ والسلام

نیازمند۔ عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان ؛

اخبار احمدیہ

ایک سکھ مسلمان ہوا

ہمیں موضع بگہ ضلع امرتسر سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک صاحب سوبھا سنگھ پرچارک حکیم رحمت اللہ صاحب احمدی موضع بگہ کی معرفت مسلمان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔ آمین ؛

ایک عبرتناک واقعہ

برادر محمد حسین صاحب پٹیالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک دن مسجد محلہ کشمیریاں میں عشاء کی نماز کے بعد چند اشخاص جن کے نام یہ ہیں۔ عبد الرحیم خان صاحب۔ محمد عمر خان صاحب۔ منشی زکریا صاحب وغیرہ موجود تھے۔ باتوں باتوں میں حضرت مسیح موعود کا ذکر آ گیا۔ میں نے دلائل بیان کئے مگر منشی زکریا صاحب نے کہا۔ کہ سچا مہدی ۱۳۴۰ ہجری میں آئیگا میں نے کہا۔ آپ لکھ دیں کہ اگر ۱۳۴۰ھ میں مہدی نہ آیا تو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو مان لوں گا۔ اس پر منشی زکریا نے کہا۔ کہ "اگر مرزا صاحب سچے بھی ہوں۔ تو بھی میں ان کو تو نہ مانوں گا"۔ اور کہا کہ کیا خبر ہے۔ کہ میں اس وقت تک زندہ بھی رہوں یا نہ رہوں۔ میں نے کہا کہ اگر زندہ رہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کو مان لوگے۔ اس نے کہا۔ ہرگز نہیں مانوں گا۔

اس سے دوسرے روز شام کے وقت وہ بازار گیا۔ اور گھر کے لوگوں کو کہہ گیا۔ کہ احمدیوں کے خلاف جو مولوی صاحب وعظ کرتے ہیں۔ ان کے وعظ میں جائینگے۔ مگر بازار سے اس کے مرنے کی خبر آئی۔ اور اس کے گھر میں کہرام مچ گیا۔ اسے اس نماز عشاء کے بعد جبکہ اس نے حضرت صاحب کے متعلق مندرجہ بالا الفاظ کہے تھے۔ پھر عشاء کی نماز پڑھنی نصیب نہ ہوئی۔ فاعتبروا یا اولی الالباب ؛

اعلان عقد نکاح

بابو احمد الدین صاحب کا نکاح حلیمہ بنت سردار احمد صاحب بنگہ بھاگٹ سے مبلغ چھ سو روپیہ مہر پر ہوا۔ (۲) صفدر علی ولد برکت علی قوم مغل ساکن گوجرانوالہ کا نکاح مسماۃ غلام عائشہ بیگم دختر شیر خان قوم پٹھان ساکن سیالکوٹ سے چار سو روپیہ مہر پر ہوا (۳) رشید احمد ولد چودہری چھجو خان صاحب فارسٹ رینجر ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور کا نکاح اصغری بیگم دختر چودہری غلام احمد خان صاحب وکیل کے ساتھ ہوا۔ مہر سات سو روپیہ موجل (۴) نذیر احمد خان ولد چودہری نتھو خاں ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور کا نکاح غلام کلثوم بیگم دختر چودہری چھجو خان صاحب مذکورہ بالا سے۔ مہر سات سو موجل۔ (۵) چودہری محمد انور خان ولد چودہری حاکم خان صاحب۔ قوم راجپوت ساکن چھیاری ضلع امرتسر کلرک دفتر گورنمنٹ آف انڈیا کا نکاح امۃ الحکیم دختر چودہری چھجو خان صاحب مذکورہ بالا سے بہ مہر پندرہ سو روپیہ موجل ہوا ؛

ناظر امور عامہ قادیان

ناظر صاحب تالیف و اشاعت رخصت پر

مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے ناظر تالیف و اشاعت ۳۰ مارچ سے ایک ہفتہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں اس عرصہ کیلئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء

"اشتہار واجب الاظہار" پر نظر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف پر اعتراض کا جواب

(نمبر ۱)

ہمارے مخالفین کی ناکامی اور نامرادی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے اختلافی مسائل مثلاً وفات مسیح۔ نزول مسیح۔ ظہور مہدی وغیرہ کو چھوڑ کر صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الہامات اور کشوف پر جہالت اور نادانی سے پُر اعتراضات کرنے لگ گئے ہیں۔ جو از قسم متشابہات ہیں۔ اور اس طرح عوام الناس کو مغالطہ میں ڈالنے اور دھوکہ دینے کی سعی کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے پاک اور مقدس کلام میں متشابہات اور محکمات دونوں قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم جس کو ہمارے مخالفین بھی خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ صاف طور پر بتاتا ہے کہ هو الذی انزل الکتب منه اٰیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات۔ یعنی اللہ وہی ہے۔ جس نے اے رسول تجھ پر الکتاب (قرآن) نازل کی ہے۔ اس میں بعض باتیں تو ایسی ہیں۔ جو بطور اصل الاصول ہیں۔ جو کہ ام الکتاب ہیں۔ اور دوسری وہ ہیں جو متشابہات ہیں ٭

اگر ہمارے مخالفین میں حق اور صداقت کا کچھ بھی مادہ ہوتا۔ تو وہ [illegible] کریم کے اس ارشاد کو مدِنظر رکھکر حضرت مسیح موعود کے اُن الہامات اور کشوف پر کبھی اعتراض نہ کرتے۔ جو از قبیل مجاز و استعارہ ہیں بلکہ ان کی مناسب اور صحیح تاویل کرکے محکمات کے تابع کرتے۔ لیکن چونکہ ان کی غرض محض عوام کو دھوکہ دینا اور مغالطہ میں ڈالنا ہے۔ اس لئے نہایت دیدہ دلیری سے اس قسم کے الہامات کے ایسے ایسے معنی گھڑتے ہیں۔ جو حقیقت اور صداقت سے کوسوں دُور ہوتے ہیں ٭

حال ہی میں ہمیں ایک سولہ صفحہ کا ٹریکٹ جس کا نام "اشتہار واجب الاظہار" رکھا گیا ہے۔ مدراس سے موصول ہوا ہے۔ جو "پیر صاحب بھڑ والہ" نے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کے مدراس جانے پر انہیں مخاطب کرکے شایع کیا ہے۔ اس میں زیادہ تر زور حضرت مسیح موعود کے اسی قسم کے کشوف اور الہامات کے خلاف لگایا گیا ہے۔ جو از قبیل مجاز و استعارہ ہیں۔ اور جن کی تشریح خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے ہی کج فہم اور کوتاہ عقل لوگوں کو مدنظر رکھکر نہایت وضاحت سے فرما دی ہوئی ہے۔

چونکہ اس اشتہار میں مولوی محمد علی صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب کو جو حضرت مسیح موعود کی نبوت کے منکر ہیں۔ مخاطب کیا گیا ہے۔ اور ان کے ایک ایسے اعلان کا جواب دیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی نبوت سے حلفیہ انکار کیا ہے۔ اس لئے اول حضرت مسیح موعود کی بعض ان تحریروں کو پیش کیا ہے۔ جنمیں آپ نے نبوت غیر تشریعی کا دعویٰ کیا ہے۔ اور چونکہ ہم نبوت غیر تشریعی کے قائل ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ البتہ یہ جو لکھا گیا ہے کہ:-

"حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت ظاہری یا باطنی یا بروزی ہر طرح کا دعویٰ کفر ہے"

اس کے متعلق یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط اور نادرست ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر طرح کی نبوت و رسالت کا دعویٰ کفر ہے۔ کیونکہ اُمت محمدیہ میں بڑے بڑے جلیل القدر اور بزرگ اصحاب ایسے گذرے ہیں۔ جن کے نزدیک رسول کریمؐ کے بعد نبوت غیر شرعی جس کا دعویٰ حضرت مسیح موعود نے کیا ہے۔ ہرگز بند نہیں ہے۔ بلکہ جاری ہے۔ چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد ۲ کے صفحہ ۱۰۰ میں لکھتے ہیں:-

"فالنبوۃ ساریة الی یوم القیامة فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزء من اجزاء النبوۃ"

یعنی نبوت قیامت تک خلقت میں جاری ہے۔ اگرچہ تشریعی نبوت بند ہو چکی ہے۔ اور تشریع اجزاء نبوت کی ایک جزو ہے۔

پھر یہی ابن عربی صاحب اپنی کتاب فصوص الحکم کے صفحہ ۱۴۰ میں فرماتے ہیں:-

"فابقی لهم النبوۃ العامة التی لا تشریع فیها"

یعنی نبوت تشریعی کے بند ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسری قسم کی نبوت جسمیں تشریع نہیں ہے۔ باقی رکھی ہے اور یہ بند نہیں ہے ٭

پھر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جو مقتدائے عُلماء اہل سُنت ہیں۔ اپنی کتاب تفہیمات الہیہ کی تفہیم ۵۴ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ختم به النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانه بالتشریع علی الناس"

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبی ختم ہو گئے ہیں۔ لیکن نبیوں کے ختم ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ اب کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا۔ جس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شارع نبی بنا کر بھیجے ٭

پھر ملا علی قاری اپنی کتاب موضوعات کبیر کے صفحہ ۶۹ میں آیت خاتم النبیین کے معنے کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"المعنی انه لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ملته ولم یکن من امته"

کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے۔ اور آپ کی اُمت [illegible]

اسی طرح شیخ محمد طاہر تکملہ مجمع البحار کے [illegible] میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی [illegible] درج کرتے ہیں کہ:-

"عن عائشہ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ"

یعنے یہ تو کہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

اِن مذکورہ بالا حوالجات سے جن کے بیان کرنیوالوں کی بزرگی کا انکار ہمارے مخالف ہرگز نہیں کرسکتے۔ صاف عیان ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی ہرگز بند نہیں۔ بلکہ جاری ہے۔ اور اسی نبوت کا دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے۔ ایسا دعویٰ توہم کفر سمجھتے ہیں" (بدر۔ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یعنے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

(ایک غلطی کا ازالہ صـ۱)

پس حضرت مسیح موعود کے ان اور اسی قسم کے اور حوالوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ نے اسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ جس قسم کی نبوت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہونے کا مسلمانوں کے ہتے ہوئے بزرگوں کو اقرار ہے۔ اس صورت میں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ نبوت پر کسی مسلمان کہلانے والے کا اعتراض کرنا اس کی اپنی جہالت اور نادانی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے دعویٰ نبوت کے متعلق یہ مختصر سا جواب دینے کے بعد ہم اشتہار مذکور کے ان اعتراضات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کے ان الہامات اور کشوف پر کئے گئے ہیں۔ جو از قسم استعارہ اور مجاز ہیں۔

معترض نے "دعویٰ الوہیت ملاحظہ ہو" کے عنوان سے حضرت مسیح موعود کی کتاب البریۃ کے صفحہ ۸۷ سے آپ کے ایک کشف کے چند ابتدائی الفاظ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے نقل کئے ہیں۔ کہ گویا آپ نے الوہیت کا دعوےٰ کیا ہے۔ لیکن کیسا افسوس اور رنج کا مقام ہے۔ کہ اس کشف اور اسی قسم کے دیگر الہامات کی جو تشریح حضرت مسیح موعود نے اس کے ساتھ ہی صفحہ ۸۷ میں کی ہے۔ اس کو بالکل نظر انداز کردیا ہے۔ جس سے معترض کی بدنیتی اور دھوکہ دہی صاف طور پر عیاں ہے۔ حضرت مسیح موعود اس کشف اور دیگر الہامات کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ الہامات ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت میرے پر ظاہر ہوئے۔ اور اس قسم کے اور بھی بہت سے الہامات ہیں۔ جن کو میں قریباً پچیس برس سے شائع کررہا ہوں۔ اب حضرات پادری صاحبان سوچیں اور غور کریں۔ اور ان الہامات کو یسوع مسیح کے الہامات سے مقابلہ کریں۔ اور پھر انصافاً گواہی دیں۔ کہ کیا یسوع کے وہ الہامات جن سے وہ اس کی خدائی نکالتے ہیں۔ ان الہامات سے بڑھ کر ہیں کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے الہامات سے نکل سکتی ہے۔ تو ان میرے الہامات سے نعوذ باللہ میری خدائی یسوع کی نسبت بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدائی ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ آپ کی وحی میں صرف یہی نہیں کہ جسنے تجھ سے بیعت کی۔ اس نے خدا سے بیعت کی۔ اور صرف یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور آپ کے ہر ایک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے..... بلکہ ایک جگہ اور تمام لوگوں کو آپ کے بندے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ قل یا عبادی۔ یعنی کہو کہ اے میرے بندو"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تشریح سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ نے اس قسم کے کشوف سے جنمیں سے ایک کے چند الفاظ معترض نے پیش کئے ہیں۔ نہ صرف خود کسی قسم کی الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ ان کے ذریعہ یسوع مسیح کی الوہیت کی تردید فرمائی ہے۔ اندریں صورت آپ کے ایسے کشوف کو پیش کرکے آپ کی طرف دعویٰ الوہیت منسوب کرنا جان بوجھ کر عوام کو دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر معترض نے مذکورہ بالا تشریح اور توضیح سے واقف اور آگاہ ہونے کے باوجود اس کشف کے اس آخری حصہ پر اعتراض کیا ہے کہ:۔

"میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جسمیں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کی خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ اور کہا۔ انا زینا السماء الدنیا بمصابیح"

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود خود اپنی کتاب چشمہ مسیحی کے صفحہ ۳۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا۔ کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا۔ اور پھر میں نے کہا۔ کہ آؤ۔ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا۔ کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا۔ کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا۔ کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جاینگے۔ اور حقیقی انسان پیدا ہونگے"

آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۹ پر تحریر فرماتے ہیں

"ہر ایک عظیم الشان مصلح کے وقت میں روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے"

اِن حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو ہرگز اس قسم کا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ جو معترض آپ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں آپ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۸۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"وانی اعتقد من صمیم قلبی ان العالم صانعاً قدیماً واحداً قادراً کریماً متقدراً علی کل ماظھر واختفی"

کہ میں تہِ دل سے اس بات پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ کہ صانع عالم ایک ہے۔ جو قادر کریم ہے۔ اور ہر ایک مخفی اور ظاہر چیز پر اسی کا اقتدار ہے۔

اسی قسم کی تعلیم آپ کی اور بہت سی تحریروں میں موجود ہے۔ پس جبکہ حضرت مرزا صاحب بیسیوں جگہ اپنی تحریروں میں صرف خدا تعالیٰ

کو ہی خالق ارض وسما بیان فرما چکے ہیں۔ تو آپ کے اس کشف کو لے کر آپ کی طرف خدائی کا دعویٰ منسوب کرنا اور آپ کی خود بیان کردہ تشریح کو نظر انداز کر دینا کسی حق پسند انسان کا کام نہیں۔ لیکن افسوس ہمارے مخالفین ضد اور تعصب سے اندھے ہو کر اور علم و عقل کو جواب دے کر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اس قسم کی سعی نامسعود کرتے رہتے ہیں۔ اور انہیں کا پس خوردہ مر اس کے پیر صاحب نے کھا کر حال میں اپنی جہالت اور نادانی کا ثبوت پیش کیا ہے ٭

اسجگہ ہم مختصر طور پر یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارے مخالفین علم دین اور قرآن کریم سے ذرا بھی آگاہ ہوتے۔ تو کبھی حضرت مرزا صاحب کے کشوف او لے کر اس قسم کے بے ہودہ اور لغو نتایج اخذ نہ کرتے کیونکہ کشفی حالت کو ظاہر پر محمول کرنا سوائے نادانی اور جہالت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اور کوئی عقل مند اور سمجھدار اس طرح کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ دیکھئے قرآن کریم میں یوسف علیہ السلام کا یہ کشف بیان کیا گیا ہے۔ کہ انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی سجدین۔ یعنی انہوں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے۔ چاند اور سورج انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ اب کیا کوئی عقل مند کہہ سکتا ہے۔ کہ واقع میں ستارے اور چاند و سورج حضرت یوسف کے آگے سجدہ میں گر گئے تھے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک کشف تھا۔ اور کشف کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کی حقیقت اور اصلیت اور ہوتی ہے ٭

اس قسم کی اور کئی مثالیں مل سکتی ہیں۔ جن سے بتایا جا سکتا ہے۔ کہ کشف اپنے اندر ایک اور حقیقت رکھتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود کے کشوف کو ظاہر پر حمل کر کے یہ اعتراض کرنا کہ آپ نے خدا ہونے کا دعوےٰ کیا ہے سوائے ان لوگوں کے اور کسی کا کام نہیں ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے اس طرز کلام کی حقیقت کو سمجھنے سے عاری ہو چکے ہیں اور اپنے نفسانی خیالات کے مقابلہ میں نہ اسلام کی کوئی پروا کرتے ہیں۔ اور نہ عقل و علم سے کام لیتے ہیں ٭

ہمارا منشاء وہی ہے، جو ہم ظاہر کرتے ہیں

دلی کا شیعہ اخبار اثنا عشری اپنی اشاعت ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء میں ولایت میں ہماری تبلیغ اسلام کے متعلق سوال کرتا ہے۔ کہ "قادیانیوں کا منشاء کیا ہے" اس کا مختصر جواب تو یہی ہے۔ جو اس نوٹ کا عنوان رکھا گیا ہے۔ لیکن ہم اس قدر مزید تصریح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ حضرات شیعہ صاحبان کو معلوم رہے۔ کہ ہم میں تقیہ جائز نہیں۔ بلکہ ہم تو جھوٹ کو خواہ اس کا کوئی نام رکھ لیا جائے۔ گناہ اور اُم الجرائم خیال کرتے ہیں۔

پس ہماری کسی تقریر یا تحریر کے متعلق یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہمارا منشاء کہیں اس کے برخلاف ہو گا۔ جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ یہ سعادت شیعہ صاحبان کی قسمت میں ہی ہے۔ کہ ان کے اماموں سے لے کر عوام تک اسی سنت پر عمل درآمد کرتے رہے۔ کہ تقیہ کے پردے میں جھوٹ کو چھپاتے رہے۔ مجلسوں میں کچھ کہتے تھے اور حجروں میں کچھ۔ اور ممبروں پر کچھ فرماتے تھے۔ اور خلوت میں کسی اور ہی بات کی تلقین کرتے تھے۔ ہم تو اس بات کا اعلان بے شمار بار کر چکے ہیں۔ اور اب پھر کرتے ہیں۔ کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ خدا کو ایک۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ خلفاء اربعہ جس ترتیب سے ہوئے۔ وہی درست اور بجا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور امام منتظر ہیں۔ اور آپ حسب حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عیسیٰ نبی اللہ ہیں۔ اب اسلام کی ترقی اسی طریق سے ہو سکتی ہے کہ دنیا میں ان نشانات کو پیش کیا جائے۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ظاہر فرمائے۔ ورنہ اگر کوئی اس طریق کو چھوڑ کر کسی اور ڈھنگ سے اسلام کی ترقی کا خواہاں ہو گا۔ تو وہ ناکام رہیگا۔ کیونکہ یہی خدا کا منشاء ہے۔

پس ہم نے یورپ میں اسلام کی اشاعت کرنے اور اس کی صداقت کا سکہ یورپین دانشمندوں کے قلوب پر بٹھانے کے لئے وہی طریق اختیار کر رکھا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے اس زمانہ کے لئے اپنے فضل اور کرم سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہمیں بتایا ہے۔ اور سوائے ان لوگوں کے جن کی آنکھوں پر ضد او تعصب کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ ہمیں اپنے مقاصد میں کسقدر کامیابی ہو رہی ہے۔ اسوقت تک قریباً دو سو یورپین مرد عورتیں اسلام لا کر حضرت مسیح موعود کو قبول کر چکی ہیں ٭

اخبار "کانگریس" غور کرے

"گلابی اُردو" کے عنوان سے ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کے اخبار کانگریس دہلی میں ایک تمسخرانہ مضمون متروک اُردو میں لکھا گیا ہے۔ جس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ:۔

"ندا دی ہم کو مصطفٰے کمال پاشا اور انور پاشا نے طرف سے ملک قفقاز اور لیوا اس کے۔ جیسے ندا دیتے تھے فرشتہ آسمان کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھر دیے اللہ نبوت سے قرآن کی اور گردانے خلیفہ ان کے کو عبرت واسطے مسلمانوں تمام دنیا کے"

اسکے متعلق ہم مضمون نویس صاحب سے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ حضرت آپ لوگ جہاں اتحاد کرنے کے لئے ان لوگوں سے مل رہے ہیں۔ جو اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔ اور محض اسلئے ملنا چاہتے ہیں کہ اتحاد ہو کر ملک ترقی کرے۔ وہاں آپ کو یہ کیا سوجھی۔ کہ آپ اسلام کے نام پر جان و مال قربان کرنیوالے ایک کثیر التعداد گروہ کے پیشوا کا ذکر اس طرح تمسخر سے کرتے ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ لوگ مخالفت نہ کریں۔ مخالفت کریں۔ جہاں تک آپ سے ہو سکتی ہے مگر مخالفت میں حدود اخلاق و شرافت و تہذیب سے بِکل جانا تو کوئی مستحسن فعل نہیں آپ کو خیال رہنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی بیہودہ اور لغو تحریروں سے خدا تعالےٰ کے اس برگزیدہ انسان کو تو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا جس کی صداقت اور راستبازی دن بدن ظاہر ہو رہی ہے۔ البتہ یہ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اس قسم کی تحریریں لکھنے اور شایع کرنیوالے شرافت اور تہذیب سے عاری ہو چکے ہیں۔ اور انکی طرف سے جو آئے دن اتحاد واتفاق کے راگ گائے جاتے ہیں۔ انکی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ اگر یہ لوگ واقعہ میں متحد ہو کر رہنا چاہیں تو کبھی کسی مذہبی پیشوا کی شان میں تمسخر اور استہزاء کر کے اس کے پیرؤوں کے دل نہ دکھائیں ٭ کیا ہم امید رکھیں کہ اخبار کانگریس

خلافت ٹرکی کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے ساتھیوں میں اختلاف

ہندوستان میں ابھی ابھی ترکی خلافت کے متعلق عام مسلمانوں میں ایک ہنگامہ اور شور بلند ہوا۔ تو ہر دلعزیز اور صُلح کل کہلانے کے شایق مولوی محمد علی صاحب نے بھی جو شہرت پسندی کی خاطر دین و ایمان کو قربان گاہ پر چڑھا چکے ہیں۔ ایک خطبہ پڑھا۔ جس میں سلطان ٹرکی کو خلیفۃ المسلمین اور خلافت اسلامی کا واحد حقدار قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

"سُلطان ٹرکی خلیفہ ہے۔ اور آیۃ استخلاف کے ماتحت اس کی بادشاہت بوجہ مرکز پر حکمران ہونے اور مقامات مقدسہ کی خدمت و حفاظت کرنے کے خلافت اسلامی کا حکم رکھتی ہے۔ اور وہی خلافت اسلامی کا صحیح حقدار ہے"۔

پھر اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ ترکوں کی خلافت کو "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دیدیا۔ اور اس خطبہ کے شائع ہونے سے قبل ایک وفد میں شریک ہو کر وائسرائے ہند کے حضور پیش ہوئے۔ پھر مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں میں سے خواہ کوئی ہو۔ جو ترکی خلافت کا انکار کریگا۔ وہ "فاسق" ہوگا۔

غرض مولوی صاحب نے خلافت ترکی کی تائید میں وہ کچھ لکھا۔ اور وہ کچھ فرمایا۔ جو وہ جماعت احمدیہ میں رہ کر کبھی نہ لکھ سکتے تھے۔ کیونکہ وہ باتیں احمدی جماعت کے اصول کے سراسر خلاف ہیں۔ مثلاً اب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مسیح موعود کا انکار کرنیوالا تو مسلمان ہے۔ مگر خلافت ٹرکی کا منکر مسلمان نہیں بلکہ فاسق ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب کے نزدیک ترکی خلافت آیۃ استخلاف کے ماتحت ہے۔ اور نعوذ باللہ مسیح موعود کے لئے قرآن خاموش ہے۔ پھر اگر کوئی مسیح موعود کا انکار کرے۔ تو مولوی صاحب اس منکر کی خاطر مسیح موعود کے ماننے والوں کو گالیاں دینے سے بھی پرہیز نہیں کرینگے۔ مگر ترکی خلافت کے خلاف اگر حکومت برطانیہ فیصلہ ہونے دیگی۔ تو مولوی صاحب اسلامی اطاعت حکام کی تعلیم کو پس پُشت ڈالکر مقابلہ کیلئے تیار ہو جانے سے اتفاق ظاہر کرینگے۔

پھر مولوی محمد علی صاحب کے نام نہاد اخبار "پیغام صُلح" نے اسی امر میں ان کی تائید میں ہمارے خلاف گالیوں اور بیہودہ سرائیوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ لیکن کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ اسی پیغام صلح کے ۱۱- فروری سنہ ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں "خلافت اسلامی اور آیۃ استخلاف" کے عنوان سے ایک مضمون مرزا نذر علی صاحب پشاوری کا شائع ہوا ہے۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب کے اسی مضمون کا ذکر ہے۔ جو پیغام میں شایع ہوا اور جس میں انھوں نے ترکی سلطان کو آیت استخلاف کے ماتحت خلیفۃ المومنین قرار دیا ہے۔ مرزا نذر علی صاحب مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ دلائل کو سامنے رکھکر لکھتے ہیں:۔

"میں ان توجیہات و تاویلات بعیدہ کو تسلیم نہیں کرتا۔ بیشک خُلفاء اربعہ حتی کہ امام حسن علیہ السلام کی خلافت آیۃ استخلاف کے ماتحت تھی۔ ترکی خلافت ہرگز آیۃ استخلاف کے ماتحت نہیں۔ البتہ سُلمان بادشاہ ہے"۔

کیا "امیر المومنین" کی رائے اور اُن کے دلائل و براہین اور علم و تفقہ کا یہی اثر ہے۔ کہ ان کے ساتھی ان کے دلائل کو "تاویلات بعیدہ" قرار دے کر صاف الفاظ میں کہہ رہے ہیں۔ کہ ترکوں کی خلافت ہرگز آیت استخلاف کے ماتحت نہیں۔ پھر تعجب ہے حضرت پیغام پر۔ ہمارے مُنہ سے اپنے امیر کی توجیہات و تاویلات بعیدہ کی تردید سُن کر تو سخت برافروختہ ہوتے ہیں۔ اور اپنے "امیر المومنین" کے مسلک کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر خود ہی اپنے ایک ایسے نامہ نگار کا مضمون شایع کرتے ہیں۔ جو مولوی محمد علی صاحب کی امارت کو تسلیم کرتا ہے۔ اور پھر اس کے مضمون کے اس حصہ کو موٹا بھی کر دیتے ہیں۔ جس میں اس نے محمد علی صاحب سے کھُلے لفظوں میں اختلاف ظاہر کیا ہے۔

پیغام اب اس کو اپنی غلطی قرار دے یا کچھ اور کہے لیکن اصل اور صحیح بات یہی ہے۔ کہ خلافت ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت ثابت کرنے اور اُسے "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دینے میں مولوی محمد علی صاحب نے جو ٹھوکر کھائی ہے۔ وہ کوئی ایسی نہیں۔ جسے سمجھدار لوگ نہ سمجھ سکیں یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھی بھی علی الاعلان اس معاملہ میں ان سے بیزاری اور عدم اتفاق کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سے یہ بھی صاف طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ الفضل نے مولوی صاحب کے اس فعل ناسزا کے خلاف جو آواز اُٹھائی ہے۔ وہ کس قدر وزنی اور ضروری ہے۔ کیونکہ اور تو اور مولوی صاحب کے ساتھی بھی اس امر کی ضرورت سمجھ رہے ہیں کہ ایسا تیں ان سے اپنی علیحدگی کا اظہار کریں۔ اور بھلا ہو اخبار پیغام کا کہ جس نے اگر زیادہ نہیں تو ایک تحریر تو ایسی شایع کر ہی دی ہے۔ جس میں خلافت ٹرکی کے متعلق مولوی صاحب سے اختلاف ظاہر کیا گیا ہے

اخیر میں ہم یہ بھی کہدینا چاہتے ہیں کہ مرزا نذر علی صاحب نے اپنے امیر سے ایک ستم ظریفی بھی کی ہے۔ اور وہ یہ کہ اپنے مضمون کو اس فقرہ پر ختم کیا ہے:۔

"باقی ہماری رائے امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی رائے کے متفق ہے"۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ کون سے باقی امور ہیں جنمیں مرزا نذر علی صاحب اپنے امیر صاحب سے اتفاق ظاہر کرتے ہیں کیونکہ اصل امر تو ترکوں کی خلافت تھی۔ جو مولوی صاحب کی نظر میں قرآن کریم کی آیۃ استخلاف سے ثابت ہو کر "خلافت منصوصہ موعودہ" کا درجہ رکھتی ہے۔ اور اسکے نہ ماننے والا فاسق کے فتوٰی کے نیچے آتا ہے۔ جب اسی سے انکار کر دیا گیا اور علی الاعلان کہدیا گیا۔ کہ ترک سُلطان آیۃ استخلاف کے ماتحت ہرگز خلیفہ نہیں۔ تو پھر باقی کونسی بات رہگئی تھی۔ جس کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے مرزا صاحب نے یہ الفاظ لکھے ہیں ÷

کہاں ہیں علماء دیوبند

یا آں شور اشوری یا ایں بے نمکی

عُلماء دیوبند بڑے جوش سے اُٹھے ۔ ہم مباہلہ کرینگے ہم مناظرہ کرینگے ۔ ہم نے کہا بسم اللہ ۔ آئیے ۔ حق ہی غالب رہیگا ۔ باطل مغلوب ہو گا ۔ سچائی کے جھنڈے بلند ہونگے ۔ جھوٹ اور فریب کے دیو بند ہونگے ❊

دیکھنے والو! دیکھو ۔ کیا ہُوا اور کیا ہو رہا ہے چند روز علماء دیوبند بولے تھے ۔ اب خاموش ہیں ۔ ساکت ہیں ۔ صامت ہیں ۔ ساکن ہیں ۔ جامد ہیں ۔ کیا ہُوا ۔ کیوں نہیں بولتے ۔ کس سوچ میں ہیں ۔ کیا فکر ہے ۔ کیوں لب نہیں کھولتے ۔ مالکم لا تنطقون

بہت دنوں سے چُپ ہیں ۔ ایسے کیوں خفا ہوگئے یاد نہیں سعدی علیہ الرضوان نے کیا کہا ہے

کنونت کہ امکان گفتار ہست
بگو اے برادر بلطف و خوشی

مولٰنا عبد السمیع ۔ ہماری بات سنکر آپ کیوں سُن ہوگئے

مولٰنا عبد الغفور ۔ خدا آپ کی مغفرت فرمائے ۔ آپ ہی جواب کی تحریک فرمائیں ❊

مولٰنا محفوظ علی ۔ آپ ہی بتائیں کہ ہمارے اشتہار کا جواب کب تک محفوظ و مکتوم رہیگا ❊

مولٰنا گل محمد خاں ۔ آپ ہی کچھ گل فشانی فرمائیے آخر یہ پژمردگی کیا ❊

مولٰنا عبد القدیر ۔ کیا آپ کو بھی قدرت و طاقت نہیں کہ جواب شائع کرائیں ❊

مولٰنا احمد امین ۔ کیا ہمارے اشتہار کا جواب ہمیشہ کے لئے امانت میں رکھ دیا گیا ❊

مولٰنا منظور احمد ۔ فرمائیے کیا علماء دیوبند کو جواب دینا منظور نہیں ❊

مولٰنا احمد شیر ۔ آپ ہی کچھ دلیری کیجئے اور جواب شائع کرائیے ۔

مولٰنا نبیہ حسن ۔ آپ ہی ذرا عُلماء دیوبند کو جواب کے لئے تنبیہ فرمائیے ❊

مولٰنا عماد الدین ۔ خبر لیجئے کہ دیوبند کی طمطراق کا ستون گرا جاتا ہے ❊

مولٰنا اعزاز علی ۔ دیکھئے کہیں دیوبند کا اعزاز باطل نہ ہو جائے ❊

مولٰنا سراج احمد ۔ یہ کیا اندھیر ہے ۔ مہینوں سے دیوبندی اشتہار کا چراغ نہیں ٹمٹایا ۔ کیا اس میں تیل نہیں ہے

مولٰنا محمد رسول خان ۔ آپ ہی سچ سچ فرمائیں ۔ کیا یہی راستی کی راہ ہے ۔ جس پر علماء دیوبند چلتے ہیں ۔ نہیں بلکہ بیٹھے ہیں ❊

مولٰنا ظہور احمد ۔ ہمارے اشتہار کا جواب کب بر سر ظہور آئیگا

مولٰنا شفیع ۔ کیا آپ سفارش کرینگے ۔ علماء دیوبند جواب مرحمت فرمائیں ❊

مولٰنا طیب ۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ ایک اشتہار کے جواب میں اتنی دیر ہو ❊

مولٰنا اصغر حسین ۔ اتنے بڑے بڑے عُلماء اور ایک اشتہار کا جواب نہ لکھ سکیں ۔ خاموشی میں اتنی مدت گذر جانا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے ❊

مولٰنا حبیب الرحمٰن ۔ اب تک تو محبت اور پیار سے معاملہ طے ہو جاتا ۔ اگر دیوبند کو سچائی کی تڑپ ہوتی ❊

مولٰنا مفتی عزیز الرحمٰن ۔ اب تو خدا کیلئے جواب شائع کرائیں ۔ اگر خدا کے لئے نہیں ۔ تو کم از کم دیوبند کی عزت کیلئے

مولٰنا انور شاہ ۔ جناب ہی اس معاملہ پر کچھ روشنی ڈالیں آخر یہ مباہلہ کا معاملہ کب تک تاریکی میں رہے گا ❊

میری عرض اس تحریر سے صرف یہ ہے کہ آپ حضرات بیدار ہوں ۔ ایسا نہ ہو کہ حق کی شناخت اور توبہ و رجوع کا وقت نکل جائے ۔ اور پھر کفِ افسوس ملنا اور دانت پیسنا ہو ۔ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون ۔

احمدی دوستو! تمہارا امام اولوالعزم ہے ۔ یفضل عمہ کون ہے جو اس کے سامنے آسکے ۔ اس کی ایک ہی صدا سے حسن نظامی کا کلیجہ دہل گیا ۔ ہوش گم ہوگئے ۔ آج تک بے چارہ مبہوت ہے ❊

عُلماء دیوبند ۔ کہاں ہیں ۔ کیا کر رہے ہیں ۔ بر سر ظہور جلوہ فرما ہوں ۔ ہم مشتاق ہیں ۔ منتظر ہیں ۔ راستہ تکتے ہیں ۔ مگر آہ!

وہ تو غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں

مجھے افسوس ہے ۔ وہ کیوں مہر بدہان ہوگئے ۔ وہ کہاں ہیں ۔ کیا کہیں چھپ گئے یا گم ہوگئے یا سو گئے ۔ آہ! آہ!!

چنیں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

حضرات علماء دیوبند ۔ ہمارے آخری اشتہار کو پڑھئے ۔ اور سب مل جل کر جواب مرحمت فرمائیے ۔ یا قبول حق کے لئے اپنے قلوب کو تیار کیجئے ۔ عام مخلوق سے خائف نہ ہوجئے ۔ خدا آپ کے مُنہ روشن اور دل منور فرمائے ۔ ویرحم اللہ عبدًا قال اٰمینا ۔

(علمی احمدی)

پانچ پاؤنڈ کا جعلی نوٹ

بنک آف انگلینڈ کے پانچ پاؤنڈ قیمت کے جعلی نوٹوں کے متعلق عوام کی واقفیت کے لئے یہ اعلان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ لوگ اِن نوٹوں کے قبول کرنے سے محترز رہیں کیونکہ ممکن ہے اس قسم کے جعلی نوٹ بالشویک ممالک سے اس ملک میں پہنچ جائیں اسی قسم کا ایک نوٹ جو ولایت سے وصول ہوا ہے مشتبہ کاغذات کے متعلق گورنمنٹ اگزیمنر کے پاس معائنہ کے لئے بھیجدیا گیا ہے مندرجہ ذیل اُمور سے جعلی نوٹوں کی شناخت ہو سکتی ہے ۔

(۱) اصلی نوٹ سے جعلی کی تقطیع کسی قدر کم ہے ۔ اصلی نوٹ فقط لنڈن میں قابل ادائگی ہیں ۔ لیکن جعلی نوٹ ہل اور لنڈن دونوں جگہ قابل ادائگی بنائے گئے ہیں ۔

(۲) جعلی نوٹ زردی مائل خاکی روشنائی سے چھاپا گیا ہے اصلی نوٹ مختلف قسم کی روشنائی سے چھاپا گیا ہے ❊

فیروزپور میں غیر مبایعین سے مناظرہ

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۲۰ء کے اخبار پیغام صلح کے صفحہ ۵ پر "مباحثہ فیروزپور" کے متعلق "جماعت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام فیروزپور" کی طرف سے ایک قسم کا ریویو شائع ہوا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اس ریویو کا مسودہ غیر مبایعین میں سے کس صاحب نے تیار کیا ہے۔ مگر مباحثہ کے اصل واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس مضمون کی طرز تحریر سے یہ ضرور ماننا پڑتا ہے۔ کہ راقم مضمون بے شک غیر معمولی طور پر ہوشیار انسان ہیں۔ اور فن تحریف میں ان کو کمال دسترس حاصل ہے۔ کیونکہ یہ کسی معمولی انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ کہ غیر مبائعین کی ایسی شکست فاش کی ندامت کو چھپانے کے لئے اس قسم کا گول مول مضمون لکھنے کی جرأت کرے۔ اور اس میں ایسی غلط بیانی سے کام لے۔ کہ جس سے بیرونی دنیا اصل واقعہ سے نہ صرف بے خبر رہے۔ بلکہ اصل حقیقت کے برعکس نتیجہ پر پہونچے ؎

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مباحثہ طرفین میں ہرگز کسی قسم کی دل آزاری کا باعث نہیں ہوا۔ مگر میں بلا مبالغہ کہتا ہوں۔ اور بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ مباحثہ کا نتیجہ ایسا ہرگز نہیں نکلا تھا۔ جیسا کہ اس مضمون میں ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بلکہ برعکس اس کے اس مباحثہ میں اللہ کے فضل سے مبایعین کو غیر مبایعین پر ایسی عظیم الشان اور فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی۔ کہ آج تک شاید ہی کسی مباحثہ میں ایک فریق کو دوسرے فریق پر حاصل ہوئی ہوگی ؎

ہمارے مناظر خان صاحب منشی فرزند علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نبوت کو آنجناب ع کی تحریرات و تصنیفات کے کثیر التعداد حوالجات سے روز روشن کی طرح ثابت کرکے رکھ دیا۔ مگر جب سید مدثر شاہ صاحب کی باری آئی۔ تو گو انہوں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ اور حضرت صاحب ع کی بعض ابتدائی تحریروں کو اپنے مطلب کے موافق موڑ توڑ کر ہر چند اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی کہ "امتی نبی" نبی نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف محدث ہوتا ہے۔ مگر وہ اپنی کوشش میں بالکل ناکام رہے ؎

جناب خان صاحب منشی فرزند علی صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کے متعلق جو مطالبہ کیا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ اگر آپ کے عقیدہ کے مطابق حضرت صاحب کا دعوے صرف محدثیت ہی کا تھا۔ تو اس صفحہ میں جہاں جہاں نبی کا لفظ لکھا ہے وہاں اس کی جگہ "محدث" کا لفظ رکھ کر پڑھ دیں۔ اس مطالبہ کو بلا مبالغہ پانچ چھ بار پیش کیا گیا۔ مگر اس سے سید مدثر شاہ صاحب ایسے سخت گھبراتے۔ کہ اس طرف آنے کا نام نہ لیتے تھے۔ اور حضار مجلس خوب قائل ہو گئے۔ کہ ان کے پاس اس مطالبہ کا جواب نہیں ؎

ایک دفعہ سید مدثر شاہ صاحب نے دعویٰ بھی کیا۔ کہ میں صفحہ ۳۹۰ و ۳۹۱ کو ملا کر پڑھتا ہوں۔ مگر صرف پہلے صفحہ ۳۹۰ کے چند فقرے پڑھکر اسی کی تفسیر میں اپنا سارا وقت صرف کر دیا۔ اور صفحہ ۳۹۱ کی طرف نہ وہ آنا چاہتے تھے نہ آئے۔ بلکہ اس کش مکش میں تنگ آکر انہوں نے یہاں تک کہدیا کہ "مرزا صاحب اگر دو اور دو پانچ کہدینگے۔ تو کیا ہم ان کے اس قول کو درست مان لینگے"۔ حالانکہ باہمی قرارداد غیر مبایعین کے اپنے الفاظ میں یہ تھی۔ کہ "طرفین حضرت اقدس ع کی کتابوں سے ان کے دعاوی اور دلائل پیش کرینگے۔

کیونکہ حضرت اقدس فریقین کیواسطے حکم و عدل ہیں"

بالآخر لاجواب ہو کر کہنے لگے۔ کہ میں تو بار بار یہی کہتا ہوں کہ امتی نبی سے حضرت صاحب صرف "محدث" مراد لیا کرتے تھے۔ اگر آپ (مبایعین) کوئی ایسا حوالہ پیش کر سکیں۔ جس میں حضرت صاحب نے "امتی نبی" کی یہ تشریح کی ہو۔ کہ وہ "نبی" ہوتا ہے۔ تو بیشک پیش کریں۔ اس پر ہمارے مناظر نے براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۲ کی مفصلہ ذیل عبارت پڑھ کر سنائی۔ اور حاضرین نے دیکھا۔ کہ اس وقت سید مدثر شاہ صاحب اور خان صاحب میاں غلام رسول صاحب پر ایسی پریشانی اور مایوسی طاری ہوئی۔ کہ جیسے ان کی کمریں ٹوٹ گئی ہوں۔ اور وہ عبارت یہ تھی۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار امتی کرکے بھی پکارا ہے۔ اور نبی کرکے بھی پکارا ہے۔ اور ان دونوں ناموں کے سننے سے میرے دل میں نہایت لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور میں شکر کرتا ہوں کہ اس مرکب نام سے مجھے عزت دی گئی۔ اور اس مرکب نام کے رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے۔ کہ تم تو عیسیٰ بن مریم کو خدا بناتے ہو۔ مگر ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس کی

امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے"

اس کے بعد جب سید مدثر شاہ صاحب پھر کھڑے ہو کر اپنی باری پوری کرنے کے لئے کچھ باتیں کرنے لگے۔ تو جناب خان صاحب میاں غلام رسول (غیر مبایع) نے ان کی درماندگی کو دیکھ کر ان سے صاف کہدیا کہ:۔

"سید صاحب اگر آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہو تو دیں ورنہ ان باتوں کو چھوڑ دیں"

باقی رہی یہ بات کہ غیر احمدی احباب کی متفقہ رائے غیر مبایعین کے برحق ہونے کی حمایت میں رہی۔ شاید اسی طرح ہو۔ مگر غیر احمدیوں کا یہ خیال غالباً ان کے ان اعتقادات کی بنا پر ہو گا۔ جو وہ لوگ حضرت مرزا صاحب کی صداقت اور دعوئ نبوت کے متعلق رکھتے ہیں۔ ورنہ اس مباحثہ کی کارروائی کو دیکھ کر ایسا خیال رکھنا بالکل ناممکن ہے۔ بہر حال غیر احمدیوں کا جو بھی خیال ہو۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ البتہ غیر مبایعین میں سے چند دوستوں نے ہمارے سامنے اس بات کا ضرور اعتراف کیا ہے کہ سید مدثر شاہ صاحب اس مباحثہ میں جواب دینے سے عاجز رہے۔ اور خود جناب خان صاحب میاں غلام رسول صاحب نے بھری مجلس میں جن الفاظ میں اپنے مناظر کی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اُن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ راقم مضمون نے شاید اسی وجہ سے اپنی رائے کو نظر انداز کرکے صرف غیر احمدیوں کے خیال کا اظہار کرنا مناسب سمجھا۔ والسلام

خاکسار محمد امیر عفا اللہ عنہ
جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ۔ ضلع فیروزپور

مسجد احمدیہ لنڈن کا چندہ

چندہ کی رفتار میں ترقی کی فوری ضرورت ہے۔ احباب جلد توجہ فرمادیں۔ ذیل میں ضلع وحلقہ وار فہرست درج کی جاتی ہے۔ احباب اپنے اپنے چندوں کا مقابلہ کریں۔ اور جہاں تصیح کی ضرورت ہو۔ فوراً مطلع فرمائیں۔

تفصیلی فہرست علیحدہ شائع ہوگی۔ یہ فہرست صرف ۶ مارچ تک کی ہے۔ اور جو رقوم زمانہ قیام لاہور میں وصول ہوئی تھیں۔ وہ اس میں محسوب نہیں ہیں۔ اس فہرست پر نظر کرتے ہوئے علاقہ کشمیر واضلاع سیالکوٹ لائلپور ہوشیارپور۔ جالندھر۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ جہلم کی انجمنوں کی توجہ کم معلوم ہوتی ہے۔ اُمید ہے۔ کہ یہ علاقہ جات جلد توجہ فرمائینگے۔

فہرست چندہ حسب ذیل ہے

(۱) قادیان مع ضلع گورداسپور نقد ۷۷۶۵-۹-۶
زیور وزمین ۱۵۰۰ - کل ۹۲۶۵-۹-۶

(۲) علاقہ لاہور ۹۰۱۵-۰-۳

(۳) علاقہ حیدرآباد دکن (اس میں ایک پیکٹ پانچ پونڈ کا شامل ہے) ۶۳۹۷-۸

(۴) انجمن لائل پور ۱۳۹-۰-۰
" چک ۱۰۵ ۱۷۱۳-۰-۰
" گوجرہ ۸۰-۰-۰
" سید والہ ۳۶-۰-۰
" دھنی دیو ۸۴-۱۴-۰
" بہلولپور چک ۱۲ ۱۱۰-۰-۰
" پنڈی چری ۵۵-۰-۰
بذریعہ افراد ۲۷۸-۸-۰
۲۴۹۶

(۵) بنگال ۲۳۱۶-۰-۰

(۶) انجمن نوشہرہ ضلع پشاور ۲۱۹-۰-۰
" مردان ۱۰۶۵-۰-۰
" [illegible] ۶۰-۰-۰
" ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۰-۰-۰
انجمن کوہاٹ ۲۸۴-۸-۰
بذریعہ افراد ۳۷۷-۱۲-۰
۲۰۲۶

(۷) انجمن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی ۸-۰-۰
" کیمبل پور ۵۳-۰-۰
" راولپنڈی ۱۲۰۰-۰-۰
" کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخان ۱۳۲-۰-۰
" ڈیرہ غازیخان ۵۶-۰-۰
بذریعہ افراد ۲۹۸-۱۲-۰
۱۷۴۷

(۸) ضلع سیالکوٹ ۱۶۶۷-۱۲-۰
۱۶۶۷

(۹) انجمن محلانوالہ ضلع امرتسر ۲۴-۱۲-۰
" اجنالہ ۲۵-۰-۰
" امرتسر ۱۳۴۴-۰-۰
بذریعہ افراد ۷-۱-۰
۱۴۰۰

(۱۰) انجمن گوجرانوالہ ۷۰۰-۰-۰
" مانگٹ اونچے گوجرانوالہ ۶۳-۰-۰
" حافظ آباد ۲۰۰-۰-۰
" چک چھور ۱۱۷ ۱۲۱-۹-۰
" بھینی ضلع شیخوپورہ ۱۳۸-۱۲-۰
بذریعہ افراد ۴۱-۰-۰
۱۲۸۴

(۱۱) انجمن فیروزپور ۱۱۷۱-۱۰-۰
۱۱۷۱

(۱۲) انجمن لسبی ریاست پٹیالہ ۱۶-۰-۰
" سنور ۷۶-۳-۰
" سنام ۳۴-۱۳-۰
" سامانہ ۲۸۱-۱۰-۶
" ہرنبس پور ۱۰-۰-۰
" راجپورہ ۱۳۵-۰-۰
" گھوٹ گڑھ ۲۸۸-۰-۰
" سرہند ۱۵-۰-۰
" پٹیالہ ۲۰-۰-۰
" انبالہ شہر ۲۲۶-۰-۰
" جیند ۱۴-۰-۰
بذریعہ افراد ۲۶-۰-۰
۱۱۴۲

(۱۳) انجمن ملتان ۴۹-۰-۰
انجمن علی پور ملتان ۳۸-۴-۰
" قتال پور ۳۲۵-۰-۰
" گمبیانہ ضلع جھنگ ۳۲۹-۱۰-۰
" منٹگمری ۴۳-۳-۰
" پاک پٹن ضلع منٹگمری ۱۰۷-۰-۰
" چک ۶ ۳۴-۱۴-۰
" اوکاڑہ ۲۵-۰-۰
بذریعہ افراد ۱۵۲-۸-۰
۱۰۳۴

(۱۴) انجمن چک کھانوالی ضلع گجرات ۲۰-۰-۰
" لالہ موسیٰ ۸۴-۸-۰
" ککرالی ۵-۰-۰
" ہیلاں ۴۴-۳-۰
" مونگ ۱۰-۰-۰
" ڈنگہ ۳۵-۰-۰
" گریکی ۳۹-۰-۰
" شیخوپورہ ۳۲-۰-۰
" فتح پور ۸۱-۰-۰
" دھیر کے کلاں ۴-۰-۰
" نسووالی ۱۰-۱۲-۰
" کنجاہ ۹۴-۱۴-۰
" سعداللہ پور ۷-۰-۰
" شادیوال خورد ۱۴-۰-۰
" گوجرات ۱۵۹-۸-۰
" کھاریاں ۱۰۰-۰-۰
بذریعہ افراد ۱۵۳-۰-۰
۱۰۲۰

(۱۵) انجمن پانی پت ۱۹۸-۰-۰
" حصار ۱۲-۰-۰
" دہلی ۳۸۵-۹-۰
" بلب گڑھ ۱۰-۰-۰
" شملہ ۲۵۱-۲-۰
بذریعہ افراد ۳۰-۱۰-۰

(۱۶) انجمن حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ ۹۱-۰-۰
" سرگودھا ۲۰-۰-۰
" ادرحماں ۵۷-۲-۰

انجمن بھیرہ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۹۹
" چک ۴۲۹ و ۲۷۷ ۔۔ ۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۹۳
" بڈھہ رانجھا ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۳ ۔۔ ۶۲
" شاہ پور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰
" گھوگھیاٹ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۵۰
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۵ ۔۔ ۳۷۳
۸۵۷

(۱۷) انجمن اودھووال ضلع اٹک ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۸۰
" کریانگ ضلع پوری ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳
" ہوجھمیر ۔۔ ۰ ۔۔ ۱ ۔۔ ۲۷
" بھاگل پور ۔۔ ۰ ۔۔ ۷ ۔۔ ۱۴۸
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۵ ۔۔ ۲۱۲
۷۷۱

(۱۸) انجمن چکوال ضلع جہلم ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۷۲
" دوالمیال ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۲۵
" ہسولہ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۵
" رہتاس ۔۔ ۰ ۔۔ ۴ ۔۔ ۴۶
" جہلم ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۵۲
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۵ ۔۔ ۴۱
۷۵۲

(۱۹) انجمن مظفر نگر ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۰
" ڈیرہ دون ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۹
" ایجولی ضلع میرٹھ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۷
" میرٹھ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۶۵
" منصوری ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۴۰
" سہارنپور ۔۔ ۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۱۳۰
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰۱
۶۸۲

(۲۰) انجمن علیگڑھ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۸۴
" رامپور ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۵ ۔۔ ۹۲
" شاہجہانپور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۰۰
" بریلی ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۳
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۲ ۔۔ ۱۴۴
۶۴۴

(۲۱) انجمن ہوشیارپور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۳۰
" بھنگالہ ۔۔ ۰ ۔۔ ۹ ۔۔ ۶
" ماہل پور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۲۰
" اہرانہ ۔۔ ۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۳۸
" کاٹھگڑھ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۱ ۔۔ ۶۱
انجمن بیگم پور جنڈبالہ (ہوشیارپور) ۔۔ ۳ ۔۔ ۱۰ ۔۔ ۱۵
" سرفست پور (ہوشیارپور) ۔۔ ۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۳
" ضرب دیال ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۷
" اجمیر ۔۔ ۰ ۔۔ ۲ ۔۔ ۳۳
" بھمیاں ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰ ۔۔ ۲۹
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۴ ۔۔ ۱۰۵
۵۶۰

(۲۲) انجمن اٹاوہ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۶۵
" لکھنؤ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۴۱
" کانپور ۔۔ ۰ ۔۔ ۷ ۔۔ ۲۰
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۳ ۔۔ ۱۱۵
۵۴۲

(۲۳) انجمن لدھیانہ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۶۳
انجمن مالیرکوٹلہ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۶
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۵۵
۴۵۴

(۲۴) انجمن روہڑی سندھ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۳۱
" بہاولپور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۵
" اوچ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۰
" کراچی ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۴۹
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۹
۳۵۴

(۲۵) انجمن کوئٹہ بلوچستان ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۸۲
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۶۵
۳۴۷

(۲۶) انجمن بمبئی ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۲ ۔۔ ۱۴۷
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۷۷
۳۲۴

(۲۷) انجمن بندہ پور کشمیر ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۵
" یاڑی پور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰۰
" ناسنور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۳۰
" پونچھ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۴۰
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۱۱
۳۰۶

(۲۸) انجمن بیرح ضلع جالندھر ۔۔ ۰ ۔۔ ۵ ۔۔ ۱۰۸
" کریام ۔۔ ۰ ۔۔ ۲ ۔۔ ۱۲
" راہوں ۔۔ ۰ ۔۔ ۱ ۔۔ ۵۵
" بنگہ ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰
" ملسیاں ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۵
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۱ ۔۔ ۹۹
۲۹۰

(۲۹) انجمن بگڑی برما ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۵
انجمن تھاٹن برما ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۵
" سنی پور آسام ۔۔ ۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۱۴
" پورٹ بلیر ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۴
۱۷۸

(۳۰) انجمن بیجے پور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۱
" جودھپور ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳۰
بذریعہ افراد ۔۔ ۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۵۷
۱۱۸

(۳۱) انجمن مالابار ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۶۵ — ۶۵
(۳۲) " افغانستان ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۶ — ۲۶
(۳۳) " میسوپوٹیمیا ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲۰ — ۲۰
(۳۴) " ایران ۔۔ ۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱۰ — ۱۰

کل میزان ۹۱۶۸ ۔ ۱۳ ۔ ۶

عبدالمغنی ناظر بیت المال

(اشتہارات)

چونے کی کان

اگر آپ کو اس وقت تک یہ معلوم نہیں ۔ تو اب سن لیں ۔ اور یاد رکھیں ۔ کہ بیرم پور ۔ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور میں چونے کی کان ہے ۔ جہاں سے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا کچا چونا جسے کھنگری کہتے ہیں ۔ بکثرت دستیاب ہوتا ہے ۔ کچے چونے کو ہم بڑے بڑے بھٹوں میں جلاتے ہیں ۔ تو ایسے اعلےٰ درجہ کی قلعی و چونا تیار ہوتا ہے ۔ جو پائداری اور گرفت میں پتھر کے چونے سے بدرجہا بڑھ کر ہوتا ہے ۔ لیکن آج کل بیچنے والوں کی حرص کے باعث خالص گھی کی طرح خالص چونا کا ملنا بھی سخت محال بلکہ قریب قریب ناممکن کے ہو رہا ہے ۔ گھی کی ملاوٹ کا حال تو خریدتے وقت دیکھنے یا چکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ لیکن چونے کی ملاوٹ کا حال دیکھنے یا ہاتھ لگانے سے معلوم کر لینا قطعاً ناممکن ہے ۔ پس خلق خدا کی اس دقت کو محسوس کرکے ان کی بہبودی کی خاطر ہم نے یہ مناسب سمجھا ہے ۔ کہ اشتہار ہذا کے ذریعہ اپنے کارخانہ کا تیار شدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

باوا نانک کے مُسلمان ہونے پر سکھوں سے مُباحثہ

۲۴-۲۵ مارچ سکھوں کا قادیان میں جلسہ تھا۔ جس پر ان کے لیکچرار اور گیانی آئے ہوئے تھے ایک لیکچرار بھائی گنگا سنگھ صاحب نے اپنے لیکچر میں یہ چیلنج دیا۔ کہ باوا صاحب کے مسلمان ہونے پر ان سے مباحثہ کر لیا جائے۔ اس چیلنج کی تصدیق کے لئے جناب میر محمد اسحٰق صاحب تشریف لے گئے۔ اور مباحثہ کے شرائط طے کر آئے۔ قرار یہ پایا۔ کہ ۲۵ مارچ آٹھ بجے شام مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مباحثہ ہو۔ ہماری طرف سے جناب شیخ محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ ایڈیٹر نور مباحث منتخب ہوئے۔ اور سکھوں کی طرف سے بھائی گنگا سنگھ صاحب اُپدیشک ٭

مُباحثہ کی کارروائی ٹھیک آٹھ بجے زیر صدارت جناب میر محمد اسحٰق صاحب شروع ہوئی۔ جنھوں نے بتایا کہ یہ مباحثہ حسب شرائط تجویز شدہ تین گھنٹے ہو گا۔ پہلے شیخ محمد یوسف صاحب جو باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مُسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔ آدھ گھنٹہ تقریر کرینگے۔ پھر گنگا سنگھ صاحب اس کا جواب آدھ گھنٹہ میں دینگے اس کے بعد پندرہ پندرہ منٹ کی تقریریں ہونگی۔ اور آخری تقریریں دس دس منٹ کی ہونگی ٭

صدر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب شیخ صاحب نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ کسی شخص کو مُسلمان ثابت کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ایک مسلمان کے لئے کن نشانیوں اور علامتوں کی ضرورت ہے۔ اور وہ علامتیں باوا نانک میں پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ اگر پائی جاتی ہیں۔ تو پھر کوئی عقلمند ان کے مُسلمان ہونے سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا۔ اور اگر نہیں پائی جائیں۔ تو پھر کسی کا حق نہیں ہے کہ انھیں مُسلمان کہے ٭

اب میں وہ موٹی موٹی باتیں بتاتا ہوں۔ جن کا ایک مسلمان میں پایا جانا ضروری ہے۔ اول کلمہ طیبہ ہے (۲) نماز۔ روزہ۔ (۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہو (۴) حج کعبہ ہے (۵) قیامت پر ایمان لانا ہے۔ ملائکہ کو ماننا ہے۔ قرآن مجید کو خدا کی کتاب سمجھنا ہے ٭

آؤ۔ پیارو! اب ہم دیکھیں۔ ان باتوں کے متعلق باوا صاحب کیا فرماتے ہیں۔ پہلے ہم کلمہ طیبہ کو لیتے ہیں

باوا نانک اور کلمہ شہادت

جنم ساکھی بھائی بالا والی جو سکھوں کی ایک معتبر کتاب ہے اس کے صفحہ ۲۲ میں حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں:-

ک۔ کلمہ اِک یاد کر اور نہ بھاکھو بات
نفس ہوائی رکن دین تس سے ہووین مات

جس کا مطلب یہ ہے کہ باوا صاحب رح فرماتے ہیں کہ اے رکن دین راہ ہدیٰ اور نجات پانے کیلئے کلمہ ہی یاد کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نفس اسی کے ذریعہ مات ہو سکتا ہے۔

پھر اس کلمہ کی اسی جنم ساکھی کے صفحہ ۱۴۱ میں تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

پاک پڑھیوں کلمہ رب دا احمد نال ملائے
ہویا معشوق خدا ئیدا ہو یا تل الیہ

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا کا کلمہ پڑھو۔ اور وہ کلمہ وہ ہے جسکے ساتھ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

پھر اور دیکھیئے۔ جنم ساکھی کے صفحہ ۱۴۳ میں فرماتے ہیں:

نانک آکھے رکن دین پکے سنو جواب
صاحب دا فرمایا لکھیا وچ کتاب
دُنیا دوزخ اوہ چڑھے جو کہے نہ کلمہ پاک
مکروہ تہیے روح چڑھے پنج نماز طلاق
لقمہ کھائے حرام دا سرتے چڑھے عذاب
جو راہ شیطان گم تھئے سے کیونکر کرن نماز
آتش دوزخ ہاویہ پایا تنہاں نصیب
بہشت حلالی کھاونداں کیتا تنہاں پلید
مُسلمان مسلی جو بسے وچ مرن
قائم ہوئے قیامتی پھر نہ جنم دھرن
نانک آکھے رکن دین کلمہ سچ پچھان
اِک رُوح ایمان دی جو ثابت رکھے ایمان

مطلب یہ ہے۔ کہ باوا نانک رح لوگوں کو فرماتے ہیں کہ اے لوگو! نانک تمہیں بتاتا ہے۔ اور اپنے پاس سے نہیں بلکہ صاحب (خدا) نے اپنی کتاب (قرآن) میں بتایا ہے کہ وہی لوگ دوزخ میں جائینگے۔ جو کلمہ نہیں پڑھتے۔ تیس روزے نہیں رکھتے۔ اور پانچ نمازیں نہیں پڑھتے۔ ایسے لوگوں کا کھانا پینا ناپاک ہے۔ جن لوگوں کو شیطان نے گمراہ کر دیا۔ وہ نماز کیونکر پڑھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے۔ کیونکہ ان لوگوں نے بہشت کی نعمتوں کو اپنے لئے پلید کر دیا۔ ہاں جو لوگ مُسلمان ہو کر مرینگے۔ قیامت کے دن جب حساب کتاب ہو گا تو وہ بہشت میں جائینگے۔ پس نانک کہتا ہے۔ کہ کلمہ کو سچا سمجھو۔ کیونکہ یہی ایمان کی رُوح اور یہی ایمان کا ثبوت ہے۔

پھر باوا نانک رح جنم ساکھی بھائی بالا والی کے صفحہ ۱۷۲ میں فرماتے ہیں:

کلمہ اِک پکار یا دو جا نا ہیں کوئی

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت باوا نانک رح کلمہ طیبہ کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے۔ اور اس کا پڑھنا کتنا ضروری سمجھتے تھے ٭

باوا نانک اور نماز روزہ

اب میں نماز اور روزہ کے متعلق بتاتا ہوں۔ باوا نانک رح صاحب گورو گرنتھ سری راگ محلہ پہلا میں فرماتے ہیں:-

عیب تن چکڑ دو یہہ مینڈکو کمل کی سار نہیں مول ہائی
بھنور استاد نت بھاکھیا بولے کیوں بوجھ جاں نہ بوجھائی
اکھن سُننا پون کی بانی ایہہ من رتا مایا

خصم کی ندریں لیں پسندی جنہیں اک کر دِٹھا یا
تہہ کرر کھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی
نانک آکھے راہ پر چلنا مال تن کس کو سنجھائی

مطلب یہ کہ اے انسان تیرے بدن پر کیچڑ لگیا ہے - تیرے عیب - اور اس میں مینڈک کیا ہے تیرا دل - اس عیبوں کے کیچڑ میں بھرے ہوئے مینڈک کے سر پر کنول کا پھول کھلا ہُوا ہے - جس پر بھنورا بیٹھ کر ہر وقت کہتا ہے کہ اے کیچڑ میں لت پت ہونے والے مینڈک کیچڑ کو چھوڑ کر اُوپر آ اور دیکھ تیرے سر پر کیسا خوشنما پھول کھلا ہُوا ہے - مگر اس پھول کی حقیقت وہی سمجھ سکتا ہے - جسے خدا سمجھائے اور خدا انھیں کو سمجھاتا ہے - جو اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں - اور ان کی یہ نشانی ہے - کہ وہ ایک خدا کو مانتے ہیں تیس روزے رکھتے ہیں - اور پانچوں وقت نماز پڑھتے ہیں - اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے - وہ شیطان سے نہیں بچ سکتے -

پھر سنئے تاریخ گورو خالصہ مصنفہ بھائی گیان سنگھ جی گیانی کے صفحہ ۵۵ میں ہے -

ج جمع کر نام دی پنج نماز گذار
با جھوں نام خدا دیکرے ہوسیں بہت خوار

کہ باوا صاحب فرماتے ہیں - اللہ کے نام کی جمع کر د پانچوں وقت کی نماز پڑھ کر - اس کے بغیر ذلّت اور خواری ہے -

پھر جنم ساکھی بھائی بالا کے صفحہ ۲۲۰ میں ہے :-

ل - لعنت برسر تنہاں جو ترک نماز کریں
تھوڑا بہتا کھٹیا ہتھوں ہتھ گویں

کہ ان لوگوں پر خدا کی لعنت ہے جو نماز ترک کرتے ہیں کیونکہ جو کچھ تھوڑا بہت کمایا اسکو ہاتھوں ہاتھ ضائع کر دیتے ہیں

پھر گرنتھ صاحب کے صفحہ ۱۳۷۸ میں لکھا ہے :-

فریدا بے نمازا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبدی چل نہ آیوں پنجے وقت مسیت
اُٹھ فریدا وضو ساز صبح نماز گذار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اُتار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کیجے کائیں
کُنّی ہیٹھ جلائیے بالن سندی تھائیں

کہ اے فرید! بے نمازی کُتّا ہے - اور نماز کو ترک کرنا اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہ آنا بہت بُری بات ہے - اے فرید اُٹھ اور وضو کرکے مسجد میں جا کر صبح کی نماز پڑھ - کیونکہ جو سر خدا کے آگے نہیں جُھکتا وہ کاٹ دینے کے قابل ہے اور جو سر خدا کے آگے نہیں جُھکتا - وہ اُتار کر ہانڈی کے نیچے ایندھن کی جگہ جلانے کے قابل ہے ؛

ہو سکتا ہے - کہ اس شلوک کے متعلق سکھ صاحبان کہدیں کہ یہ فرید کا قول ہے - باوا صاحب کا نہیں - اس لئے ہم اسے نہیں مانتے - لیکن یہ کہنے کا انہیں کوئی حق نہیں ہے - کیونکہ جو کچھ گرنتھ صاحب میں لکھا ہے - اس کا ماننا سکھوں کا فرض ہے - اور وہ گرنتھ صاحب کے کسی لفظ کسی شعشہ اور کسی نقطہ کا بھی انکار نہیں کر سکتے پس اگرچہ یہ شلوک فرید کا ہے - لیکن چونکہ گرنتھ صاحب میں درج ہے - اس لئے سکھ صاحبان کو ماننا پڑیگا +

باوا نانک صاحب اور اسلامی شعار

مَیں نے گرو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی کے جو حوالے پیش کئے ہیں - ان کے متعلق کہا جاتا ہے - اور غالباً اسوقت بھی کہا جائیگا - کہ باوا صاحب نے یہ نصیحتیں مسلمانوں کو کی ہیں - اور خود ان پر عامل نہ تھے - لیکن میں باوا صاحب کا اپنا عمل بتاتا ہوں سنئے جنم ساکھی اور وہ جنم ساکھی جو سکھوں کے نزدیک سب لکھوں سے پُرانی اور معتبر ہے - اس کے صفحہ ۲۰۳ میں لکھا ہے - کہ

کن وچہ اُنگلیاں پائیکے تب نانک دِتی بانگ

اب دیکھ لو - کہ بانگ کون لوگ دیا کرتے ہیں ہندو یا سکھ یا مُسلمان ؟

اور لیجئے داران بھائی گورداس جی سکھوں میں ایک ایسی معتبر کتاب ہے - کہ اس کے متعلق سکھ صاحبان یقین رکھتے ہیں کہ گرنتھ صاحب کی چابی ہے - یعنی اس کے بغیر گرنتھ صاحب کا سمجھنا مشکل ہے - اس کے صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے :-

بابا گیا بغداد نوں باہر جا کیتا استھاناں
اک بابا اکال روپ دوجا ربابی مرداناں
دِتی بانگ نماز کر سن سمان ہویا جہاناں

یعنی باوا صاحب بغداد گئے - اور بغداد کے باہر جا ڈیرا لگایا - ایک باوا صاحب تھے - دوسرے مرداناں - وہاں باوا صاحب نے اذان دیکر نماز پڑھی - اور ان کی آواز ایسی دلربا تھی کہ لوگ سُنکر حیران رہ گئے - یہ ہے باوا صاحب کا اپنا عمل - اس کے متعلق ہمارے سکھ دوست کیا کہینگے -

رسُولِ کریم کے متعلق باوا صاحب کا عقیدہ

اَب میں رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق باوا صاحب کا عقیدہ بتاتا ہوں - گرنتھ صاحب آد چھوٹا سایز کے صفحہ ۱۳۰ میں باوا صاحب فرماتے ہیں :-

پیر پیغمبر سالک شہدے اور شہید
شیخ مشائخ قاضی ملاں در درویش رسید
برکت تِسکی اگلے جو پڑھتے رہن درود

یعنے جس قدر پیر - پیغمبر - سالک - شہدا اور شیخ مشائخ قاضی - مُلّاں درویش ہوئے ہیں - بے شک خدا کے حضور وہی برکت پا سکتے ہیں - جو درود پڑھتے رہتے ہیں یعنی اللّٰھُمَّ صلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انک حمید مجید کا ورد رکھتے ہیں ؛

پھر گرنتھ صاحب کے صفحہ ۲۹۷ میں لکھا ہے :-

اٹھے پہر بھوندے رہن کھاون سندڑے سول
دوزخ پوندے کیوں رہن جاں چِت نہ آوی رسول

یعنے وہی لوگ دکھوں اور تکلیفوں میں ہر وقت مُبتلا رہتے ہیں - جو رسُول کو یاد نہیں کرتے ؛

پھر جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۱۴۱ میں فرماتے ہیں :-

پاک پڑھیوس کلمہ رب دا محمّد نال ملائے
ہویا معشوق خدائیدا ہویا تِس الیہ

یعنے وہ کلمہ پڑھو - جس کے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہے -

اور لیجئے جنم ساکھی بھائی بالا کے صفحہ ۲۰۶ میں لکھا ہے

اوّل آدم مہیش ہوئے دوجا برہما ہوئے
تیجا آدم تھا دیو محمدؐ جیہے سب کوئے

باوا صاحب فرماتے ہیں کہ اوّل آدم مہیش تھا - دوسرا برہما اور تیسرا احمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) جنہیں سب کی خوبیاں

جمع تھیں ۔

ان حوالوں سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ رسول کریم ؐ کے متعلق باوا صاحب کا کیا عقیدہ تھا ۔

باوا نانک صاحب اور حج

اب میں حج کو لیتا ہوں ۔ آج کل جبکہ سفر کرنے میں بہت سی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ تب بھی دور دراز کا سفر کرنا بہت مشکل کام ہے ۔ لیکن ایسے زمانہ میں جبکہ باوا صاحب پیدا ہوئے ۔ اسوقت حج کے لئے اتنا بڑا سفر اختیار کرنا خاص اخلاص اور پریم اور اسلام کے ساتھ بہت بڑی محبت کو چاہتا تھا ۔ اسوقت باوا صاحب حج کے لئے گئے ۔ چنانچہ جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۲۰۷ میں لکھا ہے کہ :-

پھر نیلا جبہ پہن کر کے بیٹھا آن
اکو اک خدا ہے آکھے موہوں کلام
نیلا باناں پہن کر دھریا مُصلیٰ سیس
عصا کوزہ پاس رکھ پوری کی حدیث

یعنے باوا صاحب نیلے کپڑے پہنکر مکہ گئے ۔ خدا کی وحدانیت کا اقرار منہ سے کر رہے تھے ۔ نیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھتے ہوئے مصلےٰ پر سر رکھا عصا اور کوزہ ان کے پاس تھا ۔

پھر واران بھائی گورداس جی کے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے :-

بابا پھر مکے گیا نیلے بستر دھارے بن والی
عصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلیٰ دھاری
بیٹھا جا مسیت وچ جتھے حاجی حج گذاری

یعنے باوا صاحب نیلے کپڑے پہنکر عصا ہاتھ میں لے کر کتاب (قران) بغل میں کوزہ اور مصلیٰ لئے ہوئے اس مسجد میں جا بیٹھے ۔ جہاں حاجی حج کے لئے جمع تھے ۔

اب دیکھ لو جبکہ باوا صاحب مکہ گئے ۔ تو کس طرح گئے ؟ مسلمان بنکر اور ان چیزوں کو لے کر ۔ جن کی ایک مسلمان کو عبادت کرنے کے لئے ضرورت ہوتی ہے ۔

باوا نانک صاحب اور قیامت

اب میں قیامت کے متعلق بتاتا ہوں ۔ کہ باوا صاحب کا اسکے متعلق کیا عقیدہ تھا ۔

جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۱۵۴ میں لکھا ہے کہ :-

دُنیا اندر آیکے عمر گوائی بار
کوڑی جلس بہہ کے کیتی سو گور ادبار
بھن چلایا عزرائیل ساتھی سنگ کوئی
لے سزائیں انگلیاں کسے سنائے روئی
رلن سزائیں بہتیاں ملک الموت حضور
لیکھا منگن چتر گپت جو چھپ کماوے دہور
تاساں لوئن مکھ کے توبہ کرن پکار
دیون کن گواہیاں اندھا روح بکار
اُمت جیبا مکرے چھچھ ساد بکار
ہتھاں پیراں چاکری حکم کماون کار
نیہ حواس انجنیں سنگ توبہ کرن پکار

اِن الفاظ میں باوا صاحب نے قیامت کا نقشہ کھینچا ہے کہ جب عزرائیل انسان کی جان نکال لیگا ۔ تو پھر اسے اپنے اعمال کی سزا ملیگی ۔ کوئی اس کی فریاد نہیں سُنیگا ۔ قیامت کو جب خدا حساب لیگا ۔ تو اسوقت انکار کی کوئی گنجائش نہ ہو گی ۔ انگلیاں ۔ کان ۔ زبان ہاتھ ۔ پاؤں ۔ غرض ہر ایک عضو اپنے گناہوں کی گواہی دیگا ۔ اسوقت انسان توبہ کریگا ۔ مگر وہ بیکار ہو گی ۔

اب غور کرو ۔ کہ یہ کس کا عقیدہ ہے ۔ کہ عزرائیل جان نکالتا ہے ۔ یہ کون مانتا ہے ۔ کہ قیامت کو حساب ہو گا ۔ یہ کس کا یقین ہے ۔ کہ انسان کے اعضاء گواہی دینگے ۔ یہ سب اسلامی عقیدے ہیں ۔

پھر سری گرنتھ صاحب آدمیں ہے ۔

لیکھا رب منگیسیا بیٹھا کڈھ وہی
طلبیاں پوسن آکیاں باقی جنہاں رہی

مطلب یہ کہ قیامت کے روز خدا نافرمان لوگوں سے حساب کتاب لے گا ۔ اور انہیں اپنے اعمال کی سزا بھگتنی پڑیگی ۔

جناب شیخ محمد یوسف صاحب نے یہاں تک تقریر کی تھی ۔ کہ وقت ختم ہو گیا ۔ اور آپ بیٹھ گئے ۔ اسکے جواب میں سکھ مناظر صاحب نے جو تقریر کی اس کے درج کرنے سے قبل یہ بتا دینا ضروری ہے ۔ کہ سکھ صاحبان کے اصرار سے شرائط مباحثہ میں ایک شرط یہ بھی رکھی گئی تھی ۔ کہ مناظرہ کرنیوالوں کے تین تین مددگار ہوں ۔ اس شرط سے سکھ مناظر صاحب نے تو بہت فائدہ اُٹھایا کیونکہ تین چار آدمی ان کو مدد دیتے رہے لیکن شیخ محمد یوسف صاحب نے کسی مددگار سے کوئی مدد حاصل نہ کی ۔ خود ہی حوالے نکالتے اور خود ہی تقریر کرتے رہے ۔

بھائی گنگا سنگھ صاحب کی تقریر

شیخ محمد یوسف صاحب کی تقریر کے جواب میں بھائی گنگا سنگھ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جو حوالے پیش کئے ۔ وہ چونکہ اصل الفاظ میں قلمبند نہ کئے جا سکتے تھے ۔ اور نہ یہاں کی سکھ سبھا کے سکرٹری صاحب نے باوجود ہماری درخواست کے ہمیں لکھ کر دئے ۔ اور دینے سے صاف انکار کر دیا ۔ اس لئے ان کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیا جائے گا ۔

سکھ مناظر نے سب سے پہلے حج کے ذکر کو لیا اور کہا ۔ شیخ صاحب نے اس کے متعلق جو حوالہ پیش کیا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ باوا صاحب کہتے ہیں کہ ہندو جب بھرشٹ ہو گئے ۔ تو مسلمان بن گئے ۔ پھر اسی سے ظاہر ہے ۔ کہ باوا نانک تناسخ کے قائل تھے ۔ اصل بات یہ ہے ۔ کہ باوا نانک مکہ حج کرنے کے لئے نہیں گئے تھے بلکہ اس لئے گئے تھے ۔ کہ وہاں کے لوگوں کے غلط خیالات کی تردید کریں ۔

پھر دیکھئے ۔ اسی جگہ لکھا ہے ۔ کہ جب باوا صاحب مکہ گئے ۔ اور مکہ کی طرف پاؤں کر کے سو گئے ۔ تو ایک شخص نے جس کا نام جیون تھا ۔ ان کے پاؤں پکڑ کر دوسری طرف کر دئے ۔ مگر جس طرف اُسنے پاؤں کئے تھے مکہ اُدھر ہی پھر گیا ۔ وہاں باوا صاحب نے لوگوں کو اپنی باتیں سنائیں اور وہ ایمان لے آئے ۔ اس سے سمجھ لیا جائے ۔ کہ انھوں نے کیسا حج کیا تھا ۔ بات یہ ہے ۔ کہ باوا صاحب جہاں جایا کرتے تھے ۔ اسی ملک کے رواج کے مطابق لباس پہن لیا کرتے تھے ۔ تاکہ کوئی روک ٹوک نہ پیش آئے ۔ چونکہ عرب کے لوگ جاہل اور دوسرے ممالک کے لوگوں کو مار دیا کرتے تھے ۔ اور یہ شرف صرف مسلمانوں کو

ہی حاصل ہے کہ اپنے تیرتھ میں کبھی غیر مذہب کے انسان کو نہیں جانے دیتے ؎

(اسموقعہ پر پریزیڈنٹ صاحب نے دخل دیکر کہا میں اُمید کرتا ہوں کہ سکھ مناظر صاحب تہذیب سے گفتگو کرینگے بھائی گنگا سنگھ صاحب نے اس کا اقرار کرتے ہوئے کہا) اسی وجہ سے باوا صاحب نے عرب جاتے وقت نیلے کپڑے پہنے تھے۔ اور عصا اور کوزہ اور مُصلّی ساتھ لیا تھا تاکہ وہاں مُسلمان بنکر گئے تھے۔

پھر شیخصاحب نے جو یہ شلوک پیش کیا ہے کہ:۔

فریدا بے نمازا کُتّیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیوں پنجے وقت مسیت
اُٹھ فریدا وضو ساجہ صبح نماز گذار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اُتار

یہ باوا فرید کا شلوک ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ شری گُرو گرنتھ صاحب میں درج ہے۔ مگر کسی کے متعلق بحث کرتے وقت اسی کی مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ شری گرو گرنتھ صاحب میں جس طرح جنیو تلک۔ مندراں وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ جو کہ ہندوؤں کے لئے ہیں۔ اسی طرح مُسلمانوں کو یہ کہا گیا ہے ورنہ باوا صاحب کے نزدیک جو کچھ نماز تھی۔ وہ یہ تھی کہ حق حلال کھانا وغیرہ ؎

اسکے متعلق دریافت کیا گیا۔ کہ یہ کس کا شلوک ہے تو بھائی گنگا سنگھ صاحب نے کہا کہ بھگت کبیر کا۔ اور کہا کہ جیسے شیخ صاحب باوا فرید کا شلوک پیش کر سکتے ہیں۔ تو میں کیوں بھگت کبیر کا شلوک نہ پیش کروں۔

پھر شیخصاحب نے محمدؐ صاحب پر ایمان لانے کے متعلق حوالے پیش کئے ہیں۔ لیکن پُورا حوالہ پڑھنے سے اصلیت معلوم ہو جاتی ہے۔ لکھا ہے۔ جب باوا صاحب حج کرنے کے لئے گئے۔ تو قاضی رکن دین نے ان سے پُوچھا۔ کہ آپ نبی کو کس طرح مانتے ہیں۔ اس کا جواب گورو نانک صاحب دیتے ہیں کہ کئی محمدؐ ایسے ہوئے ہیں جن کی اپنی نجات نہیں ہوئی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ محمدؐ صاحب پر ان کو کیسا ایمان تھا ؎

شیخصاحب نے ایک یہ شلوک پیش کیا ہے۔

ل۔ لعنت برسر تنہاں جو ترک نماز کریں
تھوڑا بہتا کٹھیا ہتھوں ہتھ گنویں

مگر یاد رہے ہمارے ہاں وہ نماز نہیں۔ جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ بلکہ اور ہی ہے۔ اور وہ وہی ہے۔ جو میں ابھی بتا آیا ہوں۔

تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی نانوں شیطان مت کٹ جائی کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ تیس روزے رکھتے۔ اور پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کا نام شیطان کاٹ دیتا ہے یہ مسلمانوں کو کہا گیا ہے۔ کیونکہ شیطان کے متعلق یہ عقیدہ مُسلمانوں کا ہی ہے۔ کہ وہ گمراہ کرتا ہے۔ گورو نانک کوئی شیطان وغیرہ نہیں مانتے ؎

پھر اہل اسلام کا عقیدہ ہے۔ کہ آخری نبی محمد صاحب ہیں۔ مگر گورو نانک دیکھئے کیا کہتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ اخیر میں سب سے بڑا نانک ہو گا۔ اور وہ سب پر غالب آئے گا۔ اور تمام قومیں خالصہ دہرم کی شرن میں آئینگی ؎

اب رہی بانگ اس کے متعلق جو شلوک پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ:۔

بابا گیا بغداد نوں باہر جا کیتا استھاناں
اک بابا اکال روپ دوجا ربابی مرداناں
دتی بانگ نماز کر سن سمان ہویا جہاناں

اس سے ظاہر ہے۔ کہ گورو نانک نے نماز کر کے بانگ دی۔ جس کو سُن کر تمام جہان سُن سمان ہو گیا اب میں پُوچھتا ہوں۔ کیا مسلمان نماز پڑھ کر بانگ دیتے ہیں۔ یا نماز پڑھنے سے پہلے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ پہلے دیا کرتے ہیں۔ اور ان کی بانگ سے جہان "سن سمان" نہیں ہو جایا کرتا۔ مگر باوا صاحب نے نماز کے بعد بانگ دی۔ جس کو سُنکر سارے لوگ سُن سمان ہو گئے۔ یہ بانگ وہی جے کارا ہے جو سکھوں کے پاس ہے۔ اور جو دنیا کو سُن کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ مسلمان جے کارا نہیں مارتے ؎

شیخ صاحب نے ایک اور شلوک پیش کیا ہے اور وہ یہ کہ

کہ پاپڑھیوس کلمہ رب دے احمد نال ملائے
ہویا معشوق خدا دا ایہو یا تل اللہ

لیکن یہ ایک کہانی کا شلوک ہے۔ جو یہ ہے کہ محمدؐ صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوُا۔ کہ میں نبی ہوں۔ چنانچہ پہلے پہل انہوں نے کوئی دعویٰ نہ کیا تھا۔ لیکن پھر دوسروں سے سُن سُنا کر کہ نبی یہی ہوتے ہیں۔ نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور اسپر انہیں غرور پیدا ہوُا۔ کہ میرے بغیر کوئی بخشا نہیں جائیگا۔ اور کسی کی شفاعت نہ ہو سکیگی۔ اس پر خدا نے محمدؐ صاحب کو معجزہ دکھایا۔ کہ اونٹوں کی ایک قطار جا رہی ہے۔ جنپر صندوق لدے ہیں اور ان صندوقوں میں انڈے ہیں۔ ان میں سے ایک انڈے کو لیکر جب توڑا گیا۔ تو اس میں سے کئی محمدؐ صاحب نکلے۔ اور اس طرح محمدؐ صاحب کا غرور دُور ہوُا۔

پھر پڑھیوس کا تو لفظ بتاتا ہے۔ کسی اور نے پڑھا۔

بھائی گنگا سنگھ صاحب نے اس جگہ اپنی تقریر ختم کی۔ جسکے جواب میں شیخ صاحب نے تقریر شروع کرتے ہوئے پہلے ان غلطیوں پر روشنی ڈالی۔ جو بھائی صاحب نے اپنی کتب کے حوالے پڑھتے ہوئے کی تھیں۔ چنانچہ بھائی صاحب نے واران بھائی گورداس جی کا یہ حوالہ پڑھتے ہوئے کہ

بابا پھر کے گیا نیلے بستر دھائے بن دآئی

دآئی کی جگہ داڑھی پڑھا۔ شیخ صاحب نے اس کے متعلق کہا کہ اگر میں گورمکھی نہ جانتا۔ تو ممکن تھا کہ غلطی کھا جاتا۔ لیکن چونکہ میں گورمکھی پڑھا ہوُا ہوں۔ اس لئے آپ کا یہ جادو مجھ پر نہیں چل سکتا ؎

اس بات کو سکھ مناظر صاحب نے خاص طور پر محسوس کیا۔ اور اپنی تقریر میں اقرار کر لیا کہ چونکہ میں نے حوالہ دیکھکر نہیں پڑھا تھا۔ اسلیئے غلطی ہو گئی ہے۔ اسکے ساتھ ہی اس نے شیخصاحب کے متعلق یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ انہوں نے غلطیاں کی ہیں۔ لیکن اس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ سکھ مناظر محض جذبہ انتقام سے مجبور ہو کر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔

اس کے جواب میں شیخصاحب کی تقریر اور بقیہ مباحثہ کی کارروائی انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں درج کی جائیگی ؎

(بقیہ از صفحہ ۱۰)

اصلی خالص اور اعلیٰ درجہ کا چونا

پبلک کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ لوگ جنکو کسی عمارت وغیرہ کیلئے چونے کی ضرورت ہو اور جنکی نظر بہاؤ میں چند پیسوں یا سیروں کی کمی بیشی پر نہیں۔ بلکہ وہ اصلی اور خالص چیز کے خواہشمند ہیں وہ فائدہ اٹھاسکیں نیز تجارت پیشہ لوگ جو چونے کی تجارت کرتے ہوں یا آیندہ جو چونے کی تجارت کرنا چاہیں۔ وہ ہمارے کارخانہ چونا منگوا کر آزمایش کریں۔ خدا چاہے تو ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ میں رہینگے۔ نرخ حسب ذیل ہے:۔

چونا خالص درجہ اول	ایک روپیہ	ایک من
" " " دوم	"	سوا من
" " " سوم	"	ڈیڑھ من
" " " چہارم	"	دو من

(نوٹ) یہ بہاؤ بیرم پور میں ہے کرایہ بذمہ خریدار قیمت بہر صورت پیشگی۔ بیرم پور سے دوسیل مکڈہ شنکر ریلوے سٹیشن ہے آپ آرڈر بھیجتے وقت ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھیں۔ المشتہر چودہری سعادت علی خان بھٹی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پروپرائیٹر اینڈ منیجر چونا فیکٹری بیرم پور تحصیل

سونے کے متعلق ضروری اطلاع

۱۔ جن دوستوں کے پاس پاؤنڈ ہوں وہ ان کو محفوظ رکھیں کسی غلط افواہ پر ہرگز بدلوانے کی کوشش نہ کریں۔ اور اس صورت میں کہ ہمارا سٹنڈرڈ خاطر خواہ نرخ پر منظور ہو جائے عارضی حالات بدل گئے ہیں۔ سونے کا نرخ ہر آن بڑھ رہا ہے۔

۲۔ آیندہ سٹنڈرڈ ۔ اپریل تک یعنی گورنمنٹ نے اعلان فرمایا ہے۔ اب جن دوستوں کا ۳۔۴۔ اپریل تک بھی روپیہ مجھے پہونچ جائیگا۔ شامل ہو سکینگے۔ جلدی میں زیادہ خرچ برداشت نکریں۔ روپیہ وغیرہ بیمہ کے ذریعہ کم خرچ پر مل سکتا ہے۔

۳۔ اگر کوئی دوست پاؤنڈ بھیجینگے۔ تو بدستور محفوظ رہینگے تاوقتیکہ ان کے بدلنے میں نرخ سونے میں مرےع فائدہ نہ ہو۔ والسلام

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی قریشی بلڈنگ محلہ کابلی مل لاہور

قادیان دار الامان میں ٹرینگ کلاس و نارمل کلاس

اپریل ۱۹۱۹ء میں ٹرینگ کلاس جاری کی گئی تھی۔ اس کے طلباء فروری ۱۹۲۰ء میں امتحان سے فارغ ہو کر مدارس احمدیہ میں چلے گئے۔

اس سال قادیان میں دو کلاسیں کھولنے کا ارادہ ہے ایک ٹرینگ کلاس جسمیں اردو پرائمری پاس اور مڈل فیل امیدوار اردو کو داخل کیا جائیگا۔ اور دوسری نارمل کلاس جسمیں اردو مڈل پاس امیدوار داخل ہو سکتے ہیں۔ وظیفہ ٹرینگ کلاس والونکو فی طالب علم سات روپے اور نارمل والوں کو نو روپے ماہوار دیا جائیگا۔ ہر ایک کلاس میں بیس بیس وظائف ہونگے۔

یہ کلاسیں اپریل ۱۹۲۰ء کو جاری ہو جائینگی۔ اس لئے جلد تمام درخواستیں داخلہ کے لئے جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی خدمت میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(۲) گرل سکولوں کے لئے بھی معلمہ استانیوں کی ضرورت ہے۔

لاہور میں احمدی دواخانہ

جس کا نام

حضرت خلیفۃ المسیح نے رفیق مریضان رکھا ہے جسمیں ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ملتمس ہوں کہ اگر کسی بھائی کو انگریزی نسخہ یا دوائی کی ضرورت ہو تو میری معرفت طلب فرما دیں۔ باہر کے آرڈر بھی سپلائی کئے جا سکتے ہیں۔

عبد الجلیل رفیق مریضان میڈیکل ہال اندرون موچی دروازہ لاہور

ضروری اطلاع

ہائی سکول قادیان میں ایک ڈرائنگ ماسٹر سرٹیفکیٹڈ اور چار جے وی مدرسین کی ضرورت ہے۔ جو صاحب مدرسہ ہذا کی ملازمت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی درخواستیں مع نقول اسنادات جلد ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان کے پاس بھیجدیں۔ تنخواہ معقول دیجاویگی۔ احمدی احباب کے لئے اچھا موقعہ ہے۔

قاضی عبد اللہ عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر قادیان

اشتہار

بخدمت جمیع برادران عرض ہے کہ یہ خاکسار عرصہ ۱۴ سال سے احمد آباد میں کام کھال و پشمینہ اور چرم کا کرتا ہے۔ جو بھائی یہاں سے کھال، پشمینہ، چرم گاؤ، یا بھیڑ بکری، چرم گاؤ، یا بھینس، خام یا خشک، شدہ ہڈی، سینگ، ریشم اور جٹ، بکری یا دیگر کوئی چیز اس شہر کی طلب کرینگے۔ انشاء اللہ کوشش سے خرید کر روانہ کرونگا۔ کمیشن وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

المشتہر۔ عمر الدین احمدی۔ حیدر آبادی محلہ مرزا پور احمد آباد شہر

احمدیوں کا اپنا کارخانہ

انگریزی و دیسی صابن کا سلانوالی منڈی میں کھولا گیا ہے تجارت کے لئے یا اپنے استعمال کیلئے منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ صنعت و حرفت کے قدردان۔ شیشہ پر نقش و نگار کھدے ہوئے یا وارنش وغیرہ سے۔ منہ دیکھنے کا آئنہ بغیر قلعی دوبارہ کرنے۔ یا گول کانچ بوتل وغیرہ کی قسم کا آسانی سے کاٹ لینا۔ صابن انگریزی و دیسی بنانا سیکھنا چاہیں۔ تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

ہر ایک قسم کی بیماری کے علاج کے متعلق مشورہ لیں۔ معمولی جراحی اور دوائی سازی بھی سکھائی جا سکتی ہے۔

منیجر کارخانہ دلپذیر سلانوالی لائن سرگودہا

نئی گھڑیاں

بمعہ گارنٹی

جیب وکلائی لورویسٹ اینڈ کو کی گھڑیاں قیمت کم از کم صہ عمدہ عمدہ قسم گارنٹی ۵ و ۱۰ سال

مختلف قسم کی پائدار گھڑیاں قیمت چھ روپے تا پندرہ۔ گارنٹی دو چار سال۔ روسکوپ وغیرہ قیمت صہ روپے۔ جن کی گارنٹی نہیں۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت۔ نصف درجن پر محصول معاف۔ احباب فرمائش کریں ہم کمال خیر خواہی عمدہ مال بھیجیں گے۔

جگانیوالے بڑے ٹائم پیس مضبوط قسم کے عرصہ تک چلنے والے قیمت مع محصولڈاک چھ روپے

المشتہر ایم سخاوت علی احمدی مرچنٹ اینڈ واچ ریپرر شاہجہانپور

ممالکِ غیر کی خبریں

جرمنی میں انقلاب
۱۴ مارچ کی شب کو انقلاب کے آثار نظر آنے لگے۔ نصف شب کو معلوم ہوا۔ کہ فوجوں نے دو بریگیڈ سے برلن کی جانب کوچ شروع کر دیا ہے۔ ان انقلابی افواج میں بحیرہ بالٹک کی فوجیں اور ارہرڈ اور لودان فیلڈ کے بحری دستے بھی شامل تھے۔ ۷ بجے صبح وہ ٹیر گارٹن اسٹیشن پر پہونچ گئیں۔ اجعت پسند افواج کے اس انقلاب سے ناسکی کی حکومت ختم ہو کر کپ کے ہاتھ میں چلی گئی۔

جدید وزارت عارضی طور پر حسب ذیل افراد کی بنائی گئی ہے۔ چانسلر ڈاکٹر کپ وزیر تعمیرات۔ ڈاکٹر اردپ وزیر فوج فان اوشٹر وزیر مال اور فائنڈرٹ بتایا جاتا ہے ہر کپ کو ایک متعصب اتحاد جرمن کا دلدادہ ظاہر کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر ہر کپ کی فراری
برلن ۸ مارچ۔ ریرٹ ڈرنے بھی استعفا دیدیا ہے۔ جنرل روان سیکٹ کو وائس چانسلر نے عارضی طور پر افواج کی کمان عطا کی ہے۔ ڈاکٹر کپ موٹر کار میں سوار ہو کر کہیں غائب ہو گئے ہیں۔ برلن کے شمالی اور جنوب مشرقی حصص میں کمیونسٹ خندقیں کھود رہے ہیں اور پشتے بنا رہے ہیں۔

جرمنی میں کوئی کارکن حکومت نہیں
لنڈن ۱۷ مارچ۔ اگرچہ کپ اور لیوٹ وٹز کے استعفوں کی وجہ سے ظاہرا اسوقت مطلع صاف ہو گیا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جرمنی کے پایہ تخت میں اسوقت کوئی کارکن حکومت نہیں رہی برلن میں حالات کے نازک ہونے کا اعلان کیا گیا ہے جسمیں سپارٹا کالوں کے برسر حکومت ہونے کی خاص انقلابی تحریک کا ذکر ہے۔ اور اتحادی حکومت ایسی حالت کو اندیشناک تصور کرتی ہے۔

قسطنطنیہ پر قبضہ
۱۷ مارچ۔ اتحادی افواج نے کل صبح شہر پر قبضہ کر لیا۔ کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ شہر خاموش تھا۔ تمام اتحادی افواج اور نیز اتحادی جنگی جہازوں سے معہ ایک ہندوستانی کنٹنجنٹ کے جسمیں مسلمان بھی شامل تھے۔ قبضہ میں حصہ لیا۔

برٹش جنگی جہازوں کی کارروائی
برٹش جنگی جہازوں نے چار ہزار بحری آدمی اتارے۔ بن یورکی توپوں کی شصت استنبول پر باندھی گئی۔ ایک اور برٹش جنگی جہاز نے سلح خانہ کے بالمقابل جگہ لی۔ اور باسفورس میں دوسرے جنگی جہازوں کو کارروائی کے لئے تیار کر لیا گیا۔ ایسے اشخاص جن پر نقص امن کا اندیشہ تھا۔ گرفتار کئے گئے۔ ان میں دسویں ڈویژن کا کمانڈر بھی تھا۔

قسطنطنیہ کے متعلق اتحادیوں کا اعلان
قبضہ کے وقت اتحادیوں نے ایک اعلان بدیں مطلب شائع کیا کہ اتحادیوں کی پُر سکون پالیسی کے باوجود قوم پرستوں کی مسلسل دست بُرد اور مقابلہ کی پالیسی نے اتحادیوں کو فوجی قبضہ پر مجبور کر دیا ہے۔ تاکہ شرائط صلح کی تکمیل کرائیں۔

قبضہ عارضی ہے اور سلطان ترکی کے اختیارات کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ تمام ممکن اطراف میں اس کی عثمانی حکومت کی نگرانی کے لئے اسے ایک کمک سمجھنا چاہیئے۔

قتل یا کوئی دوسری شکل پیش آنے کی صورت میں قبضہ کو غیر متعین زمانہ تک وسعت دیجاسکتی ہے۔ قبضہ میں یہ کوشش مخفی ہے۔ کہ ترکوں کو سلطان کے احکام کے تحت عثمانی خوشحالی کے بحال کرنے کے لئے جمع کیا جاوے اور اسی لئے بعض سرکردہ افراد کی گرفتاری لازمی ہے جو اپنے احمقانہ افعال کے نتائج کے ذمہ وار گردانے جائینگے۔

وفد خلافت کی وزیر اعظم سے ملاقات
۱۷ مارچ کو وفد خلافت اور وزیر اعظم کی جو ملاقات ہوئی۔ اس کی کارروائی ۲۴ مارچ کو گورنمنٹ ہند نے مفصل طور پر شائع کر دی ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی جوابی تقریر میں کہا۔ کہ ترکوں کو ترکی علاقوں میں دنیوی حکومت حاصل رہیگی۔ البتہ جو علاقے ترکی نہیں ہیں۔ وہاں اُسے اقتدار حاصل نہیں رہے گا۔ یہی اصول یورپ کی عیسائی قوموں کے متعلق عمل میں لایا جائے گا۔

جرمنی اور بلجیم میں جنگ شروع ہو گئی
پیرس ۲۴ مارچ۔ مینس سے تار ہے کہ ڈنبرگ میں جرمنی کے باغیوں اور بلجیم کی سپاہ قابض کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے۔

قسطنطنیہ میں زیادہ زبردست کارروائی کی ضرورت
اتحادیوں نے قسطنطنیہ میں ایک اعلان شائع کیا ہے کہ اگر عام فسادات یا قتل ہوئے تو قسطنطنیہ میں ترکوں کے رہنے کے فیصلہ کو غالباً بدل دیا جائیگا اسپر ٹائمز نے بڑی سختی سے نکتہ چینی کی ہے۔ اور رائے ظاہر کی ہے کہ یہ مہمل اور دوراز مطلب مشروط دہمکی قوم پرستوں کو کبھی خوف زدہ نہ کر سکیگی۔ اس لئے کسی قدر مضبوط اور زیادہ وزنی کارروائی کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کی خبریں

پونڈ دس روپیہ کا شمار ہوگا
گورنمنٹ ہند نے انڈیا گزٹ میں اعلان کیا ہے کہ کرنسی کمیٹی کی سفارش مان لی گئی ہے۔ لہذا یکم اپریل ۱۹۲۰ء سے سرکاری کاغذات میں ساورن کی قیمت دس روپیہ ہوگی۔ بجٹ پندرہ روپیہ ساورن کے حساب سے طیار کیا گیا ہے وہ بھی یکم اپریل کے بعد دس روپیہ کی ساورن کے حساب میں ٹھیک کیا جاویگا۔

ہندو مسلمان لیڈروں کا خفیہ جلسہ
انگلشمین کلکتہ لکھتا ہے کہ کل (۲۵ مارچ) سے کلکتہ میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ مہاتما گاندہی اور مسٹر شوکت نے باہم مشورہ سے فیصلہ کیا ہے کہ تمام مقتدر انتہا پسندوں کو یا جنہیں وہ کانگرسی جماعت کے آدمی کہتے ہیں ایک خفیہ جلسہ میں بلایا جاوے۔ ضروری تار دئے گئے ہیں اور بہت سے آدمیوں کو بلایا گیا ہے۔ جو مقام جلسہ کی طرف آ رہے ہیں۔ یہ جلسہ الہ آباد یا دہلی میں ہوگا۔ جلسہ کے انعقاد کے دو باعث بتائے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ انگلستان سے وفد خلافت کی طرف سے کوئی نہایت اہم تار موصول ہوا ہے جسمیں خاص خاص تجاویز ہیں۔ دوسرے یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ انتہا پسند جماعت انتظام کرنے کے لئے کوئی معقول لیڈر چنے۔ جو اس جلسہ میں منتخب ہوگا۔

ولیعہد رومانیہ کی آمد - ولیعہد رومانیہ کی ۱۶ اپریل کو ہندوستان میں

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)